189

نغمۂ صحرا

(کلامِ فریدؒ کا منظوم ترجمہ)

کشفی مُلتانی مرحوم

ناشر بزمِ ثقافت ۔ مُلتان

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ بزمِ ثقافت ملتان محفوظ ہیں

39586

ناشر ——— بزمِ ثقافت پوسٹ بکس ۸۱ ملتان

سالِ اشاعت ——— ۱۹۶۳ء

بار اول ——— ایک ہزار

طباعت ——— امروز پرنٹنگ پریس ملتان

قیمت ——— چار روپے

تقسیم کندہ ——— دانش کدہ حسین آگاہی ملتان

Marfat.com

جناب رفعت پاشا شیخ

کے نام

خلوص اور احترام کے ساتھ

Marfat.com

گزارشِ احوال

۱۹۶۱ء میں جب بزمِ ثقافت نے جشنِ فرید منایا تو اس وقت ہم لوگوں نے خواجہ فرید کی کافیوں کو اردو نظم میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ بہت سے احباب نے اپنے اپنے انداز میں منظوم تراجم کئے اُس وقت میں نے کشفی صاحب کو بھی اس کام کی جانب متوجہ کیا اور انہوں نے "پربت بہار" میں اشاعت کے لئے چند کافیوں کا منظوم ترجمہ کیا۔ کشفی صاحب خود چونکہ صوفی منش بزرگ ہیں۔ اس لئے انہیں خواجہ فرید کا کلام اتنا بھایا کہ انہوں نے جشنِ فرید کے بعد ہر ہفتہ اپنے ہفت روزہ اخبار "بشارت" میں ایک کافی کا ترجمہ شائع کرنا شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ان تراجم کو قبولِ عام کا شرف حاصل ہوا۔ آہستہ آہستہ منظوم تراجم کافی تعداد میں جمع ہوتے گئے اور اب ہم انہی تراجم کو یکجا کر کے "نغمۂ صحرا" کی صورت میں آپ کی خدمت میں بصد احترام پیش کر رہے ہیں۔ ان تراجم کے محاسن کے بارے میں کچھ کہنا میرا مقام نہیں کیونکہ میرا کشفی صاحب سے نیاز مندی کا رشتہ ہے اور نیاز مندی کے عالم میں قلم کا توازن اکثر اوقات برقرار نہیں رہتا۔ اس کے لئے آپ جناب تصدق رسول کا پیش لفظ ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ذوق پر بھروسہ کریں۔ اتنا کہنے کی ضرور جسارت کرتا ہوں کہ آپ ہر لفظ کا ترجمہ تلاش کرنے کی کوشش نہ فرمائیے گا۔ بہت سے ملتانی الفاظ ایسے ہیں جن کا متبادل

Marfat.com

اُردو تو کیا دُنیا کی کسی زبان میں نہیں ملتا اس لئے ترجم کو اس دشواری کے پیشِ نظر صرف مفہوم منتقل کرنے کی سعی کرنا پڑتی ہے۔ خواجہ صاحب کی کافیاں ایک مخصوص موسیقی کی حامل ہیں اور اس نسبت سے انہوں نے بحریں بھی ویسی منتخب کی ہیں۔ تراجم میں وہ موسیقی اور غنائیت نہیں آسکتی جو اصل ملتانی کافی میں ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر زبان کا اپنا مخصوص ماحول ہوتا ہے۔ جیسے بزور ترجمہ دوسری زبان میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آپ ان تراجم کے ذریعہ خواجہ صاحب کے کلام کی گہرائیوں اور ان کے انداز کی لطافت سے کسی حد تک روشناس ہو سکتے ہیں تو میرے خیال میں کشفی صاحب کو ضرور داد دیجئے گا۔

ان کافیوں کی ترتیب کا بار گراں مجھے اٹھانا پڑا ہے کیونکہ فاضل مترجم اپنی عدیم الفرصتی کی بنا پر کتاب کو خود مرتب نہ کر سکے۔ اس لئے اگر اس کتاب کی ترتیب میں کوئی جھول نظر آئے تو اس کا الزام مجھے دیجئے گا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ظاہری لحاظ سے کتاب جاذبِ نظر ہو اور کم قیمت بھی ہو کیونکہ ہمارا مقصد صرف لوگوں تک کلام فرید پہنچانا ہے نفع کمانا نہیں۔ اگر اس میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں ہم سب لوگ بیحد عدیم الفرصت ہیں ہمارا لمحہ لمحہ کاروبارِ حیات میں اُلجھا ہوا ہے پھر بھی اپنی نیندیں قربان کر کے پڑھنے لکھنے کا کام کرتے رہتے ہیں۔ آپ ہمارے کام کو اسی پس منظر میں دیکھ کر جانچیں اور ہماری لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگذر کریں۔

Marfat.com

میں اراکین بزم ثقافت کیجانب سے وزارتِ اطلاعات حکومت پاکستان و ادارہ تعمیرِ نو حکومت
مغربی پاکستان کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی مالی معاونت سے ہمارا اشاعتی منصوبہ پایہ
تکمیل کو پہنچا ہے مجھے امید ہے اربابِ حکومت آئندہ بھی اسی طرح ہماری دستگیری فرماتے رہیں گے۔
آخر میں مَیں اپنے ان دوستوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے
اس کتاب کی طباعت و اشاعت میں میری مدد کی۔ خاص طور پر میں وطن عزیز کے نامور
مصور لشبیر موجد کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے نہایت قلیل وقت میں اس کتاب کا حسین و
جمیل گرد پوش تیار کیا۔ میں شبیر حسن اختر کا بھی بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے بڑی محنت سے
پروف پڑھنے میں میری مدد کی۔ کارکنانِ امروز پریس نے جس خلوص اور محبت سے کتاب کی
طباعت میں محنت کی ہے اس کے لئے ہم لوگ ان کے ہمیشہ ممنون رہیں گے۔

ریاض انور

سیکرٹری بزمِ ثقافت ملتان

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء

Marfat.com

پیش لفظ

ایزرا پاونڈ نے کہا ہے۔

"تخلیقی ادب کے لحاظ سے کوئی دور عظیم ہو تو یقیناً ادبی تراجم کے لحاظ سے بھی وہ دَور عظیم ہوگا۔"

اُردو کے تخلیقی ادبی سرمایہ اور ادبی تراجم کو مدِنظر رکھتے ہوئے تو ایزرا پاوند کی رائے بالکل غلط ثابت ہوتی ہے۔ چلیئے اردو نثر میں اور وہ بھی خاص کر افسانوی ادب میں تو دو چار اچھے اور معیاری ترجمے دیکھنا نصیب بھی ہوتے ہیں لیکن اُردو شاعری میں تراجم کی کیا مقدار ہے؟ پھر کہا جا رہا ہے کہ آجکل ترجموں کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور کچھ اچھے بُرے ترجمے بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ ترجمے ہمارے تخلیقی ادب پر کس حد تک اثر انداز ہوئے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ مَیں نے تو ان تراجم کے مطالعہ سے اتنا ہی اخذ کیا ہے کہ پڑھنے والوں کو محض کتاب کی کہانی معلوم ہو جائے۔ زیادہ سے زیادہ ان ترجموں کا اثر یہ بھی ہوا ہے کہ بدیشی تخلیقی ادب

Marfat.com

ہیں کچھ کاٹ چھانٹ کر دی جائے اور اس توڑ جوڑ سے سنسنی پھیلا دی جائے۔

لیکن اہم سوال تو یہ ہے کہ ان تراجم سے ہمارے ادب کی اسالیب میں کس قدر اضافہ ہوا ہے یا کیا کیا تغیرات رونما ہوئے ہیں؟ کم از کم میں تو ایسے سوالات کی گنجائش فی الحال محسوس نہیں کر پاتا جب کہ میرے پاس ان کا کوئی جواب نہیں۔

اِسی مسئلہ کو بلکہ اِس کی اہمیت کو ہم نے اس لئے نظر انداز کیا ہوا ہے کہ ہم اپنی زبان کے متعلق طرح طرح کی خوش فہمیوں میں مُبتلا ہیں۔ یہ خوش فہمیاں کچھ تو تقسیم ملک سے پہلے اردو ہندی نزاع کی پیداوار ہیں اور کچھ حُب الوطنی کے جذبہ میں سرشاری کی وجہ سے انگریز دشمنی کا نتیجہ ہیں۔ اس غلط دشمنی سے ہم کچھ اس قدر احساس کمتری میں مبتلا ہیں کہ سفید اقوام کی استعماریت کے ساتھ ساتھ ہم اُن کے علمی اور ادبی ذخائر سے بھی نفرت کرنے لگے ہیں۔ کچھ تھوڑا بہت احسان اُردو ادب کے ناقدین نے بھی کیا ہے۔ خاص طور پر اُنہوں نے "اُردو شاعری" پر تو اس قدر احسانات کیئے ہیں کہ ہم خواہ مخواہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ ہماری زبان بلاشبہ دُنیا کی عظیم زبانوں میں سے ایک ہے۔ اور اُردو ہی واحد ایسی زبان ہے جس میں ہر ایک خیال بخوبی ادا ہو سکتا ہے۔ ہماری سادہ لوحی پر کون نہیں ہنسے گا! زبان کے جو

Marfat.com

چار پانچ معیار ہیں کیا اُردو زبان ان معیاروں پر واقعی پوری اُترتی بھی ہے؟ اب کون سمجھائے کہ علمی، ادبی، دفتری اور روزمرّہ کے علاوہ ایک اور معیار زبان کا بین الاقوامی ہونا بھی ہے۔ اگر اُردو فی الواقعی اتنی عظیم الشان زبان ہے جسے چالیس کروڑ انسانوں کا عظیم انبوہ روزانہ بولتا ہے تو آج تک اس نے دُنیا کی دوسری اقوام کو کیوں متاثر نہ کیا؟ اس کے ادب کے دوسری زبانوں میں دھڑا دھڑ تراجم کیوں نہ ہوئے؟ اُردو میں ہر خیال ادا ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ اس کا جواب تو لازماً مشکل ہے۔ کیونکہ میری رائے میں اُردو زبان کی حیثیت اس وقت تک ایک کم سن بچّہ کی سی ہے۔ کون ہے جو کانٹ۔ پروسٹ یا استاں دال کو بعینہٖ اُسی طرح پیش کرے جیسا کہ وہ خود اپنے تخلیقی ادب سے نمایاں ہیں۔ اور پھر استاں دال تو کم بخت ایک ایسا فن کار ہے جو نظم سے نثر کو مشکل ترین شئے سمجھتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ان لوگوں کی رُوح سے دست بستہ معافی مانگ لی جائے۔ اور شتم پشتم ترجمہ کر لیا جائے۔ ابن عربی کی تخلیقات اس قدر بھاری پتھر ہیں کہ اُنہیں چھوا نہیں گیا بلکہ صرف چُوما گیا ہے اور بیشتر حصہ تو بغیر چومے ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ سرے سے ترجمہ ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ ترجمہ کے سلسلے میں بلا کی محنت اور علمی سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

یہ تو ہوئی اُدھر کی بات۔ اب رہی علاقائی ادب کی بات۔ ہیر وارث شاہ کی پچاس ہزار کاپیاں ہر سال شائع ہو کر بکتی ہیں۔ بلاشبہ وہ ایک عظیم ادبی شاہپارہ ہے لیکن کتنے اُردو زبان داں اس سے واقف ہیں؟ شاہ عبدالطیف بھٹائی کے کلام کو وادئ مہران کے بسنے والوں نے ابھی تک اس طرح پیش نہیں کیا کہ اُس سے اُردو والوں کو بھی فائدہ ہو۔ اس کام کے لئے محنت شاقہ کی ضرورت ہے۔ اصل رُوح سے بیخبری دراصل ترجمے کا نقص ہی نہیں بلکہ ترجم کا اتنا بڑا جرم ہے کہ اُس کے لئے سخت سے سخت مواخذہ بھی ناکافی ہے۔ کسی عظیم شاعر یا مفکر کے کلام کا ترجمہ اوٹ پٹانگ نہیں کرتے۔ شاہ عبدالطیفؒ کے کلام کو جس طرح اُردو میں پیش کیا گیا ہے مجھے ہی نہیں بلکہ ہر پڑھے لکھے شخص کو اس پر اعتراض ہوگا۔ کہ شاہ صاحبؒ کا فلسفہ اُس کی سمجھ میں نہیں آیا۔

زیرِ نظر تراجم میں بعض جگہ میں خاصا پریشان ہوا ہوں۔ مترجم نے بھی کہیں کہیں خواجہ غلام فریدؒ کے فلسفیانہ اشاروں کو نہیں سمجھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مترجم یعنی کشفی ملتانی خود فلسفی نہیں اور نہ ہی فلسفہ کا طالب علم ہے۔ اس کے برعکس خواجہ صاحبؒ صرف فلسفہ کے عالم ہی نہیں بلکہ جملہ علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔ ایسی

Marfat.com

صورت میں کہیں کہیں کشفی ملتانی نے خواجہ صاحب کے فلسفیانہ نکات کو اگر نہیں سمجھا تو بددیانتی نہیں بلکہ محض سہو ہے۔ ورنہ اکثر و بیشتر کافیاں آپ کو ایسی شگفتہ ترجمہ میں ملیں گی کہ جس میں آپ کو خواجہ صاحبؒ کے کلام کی اصلی رُوح جاری و ساری دکھائی دے گی۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ اُن صحافیوں کا ترجمہ کشفی صاحب نے ایسا کیا ہے کہ اصل سے بھی بہتر ہیں۔ جیسے مصنف پروست نے اسکاٹ مونکریف کے پروست کے ترجمہ کے بارے میں کہا تھا۔ کہ ترجمہ اصل کتاب سے بھی بالاتر ہے۔ البتہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ نظم میں اتنا اچھا ترجمہ بہت کم دیکھنے میں نصیب ہوا ہے۔

یہ کتاب مجھ تک ریاض انور کی وساطت سے پہنچی۔ میں نے اُنہیں اُن حصوں کی جانب بہ تفصیل اشارہ کر دیا جہاں جہاں میں پریشان ہوا ہوں۔ غالباً کشفی صاحب کو بھی اس کی اطلاع مل گئی ہوگی یا مل جائے گی اور وہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ضرور کریں گے۔ مثال کے طور پر میں آپ کے سامنے کافی کا ایک بند پیش کرتا ہوں۔ اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

گمرہی زہد ہے عبادت ہے   جذب و مستی ہی خود ہدایت ہے

جس جگہ عشق کا ہوا ہے ظہور

Marfat.com

اصل متن یوں ہے۔

گمراہی سب زہد عبادت شاہد مستی عین عبادت
جس جا کیتا عشق ظہور

تصوف کی شرح میں یہ دو الفاظ یعنی "جذب" اور "مستی" دو مختلف معنی رکھتے ہیں۔ اُردو ترجمے میں لفظ جذب کا استعمال اس بند کی فلاسفی کی اصلی رُوح کو ختم کر دیتا ہے۔ غالباً کشفی صاحب کو بھی یہ خیال ہوا کہ خواجہ صاحب صرف وحدت الوجود کے قائل ہیں۔ حالانکہ خواجہ صاحب کا نظریۂ وحدت الوجود قطعاً ویدانتی منظر یہ نہیں ہے۔

میری ذاتی رائے ہے کہ خواجہ صاحبؒ کی تو تمام تر کوشش ہی یہ رہی ہے کہ نظریۂ وحدت الوجود کو ویدانت سے ایک علیحدہ شے ممیز کر کے اُسے نظریۂ وحدت الشہود کے قریب تر لائیں اور اس طرح سابقین کی غلطی نمایاں کریں۔ اور صحیح راہ استوار کریں۔ اب آپ خود کہیئے یہ شعر وحدت الشہود کی طرف اشارہ ہے یا کسی اور طرف؟ اگر ہے تو پھر "کیفیتِ جذب" کا یہاں کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟ کشفی صاحب نے یہ بات آگے خود ظاہر کر دی ہے۔

Marfat.com

نورُ سے جب حجاب دُور ہوئے　　شبہ کے پیچ و تاب دُور ہوئے

ہر طرف ہے نمودِ جلوۂ طور

دی ہے فخرِ جہاں نے بات بنا　　مردِ ارضی بنا ہے مردِ سما

ظلمتیں ہو گئی ہیں نُورٌ و نورُ

پڑھ شہود دی نماز یار فرید　　ہے ہر اک چیز میں خدا کی دید

نا سمجھ مولوی کا کیا مذکور

خواجہ غلام فرید کی کافیوں کا منظوم ترجمہ کوئی آسان کام نہیں۔ اوّل تو اُن کی زبان کوئی عام زبان نہیں ہے۔ عام زبان سے میری مراد عوامی زبان نہیں بلکہ ایک ایسی چلت قسم کی زبان ہے جیسی ہم کرسٹو فراشروڈ کی کتابوں میں پاتے ہیں۔ یا وہ زبان جس کا سہارا منٹو نے روسی ادب کے تراجم کے سلسلہ میں لیا تھا۔ لیکن خواجہ صاحب کی زبان انتہائی علمی زبان ہے اور اس میں جگہ جگہ علامات کے ذریعے معانی پیدا کئے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں اُن کی کافیوں کا اُردو زبان میں ترجمہ کرنا سخت جان جوکھوں کا کام ہے۔ اور پھر نظم میں تو اور بھی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ وہاں تو روانی کے علاوہ اور بھی طرح طرح کی تکالیف کا

Marfat.com

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک ایک لفظ کو ادھر اُدھر کرتے ہوئے ڈر محسوس ہوتا ہے جس کے باعث مترجم کو اپنی بے بضاعتی کا احساس ہوتا ہے۔ دوئم شرط یہ ہوتی ہے کہ اُردو نظم کے اسالیب کے ساتھ ساتھ اُردو نظم کی روایات اور اُس کے مزاج میں بھی تبدیلی نہ ہونے پائے۔ اور پھر خواجہ صاحبؒ ایسے جید عالم شخص کے پیچیدہ اور فلسفیانہ گنجلک مضامین کو برداشت کرنے کی کم از کم اُردو زبان میں توفی الحال اہلیت یا استعداد نہیں۔ میں اسے اُردو زبان کی خامی قرار نہیں دے رہا بلکہ میرا اشارہ محض اُردو زبان کی کم عمری کی جانب ہے۔ ایسی صورت میں کشفی ملتانی کی یہ کتاب ایک قابل قدر کام ہے اور اُردو ادب میں اضافہ ہے۔ اس سے اُردو داں طبقہ کو خواجہ فریدؒ کے کلام اور اسلوب بیان کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور اگر فی الواقعی اُردو زبان کے شعراء اور ناقدین نے خواجہ صاحب کی شاعری کے مزاج کو سمجھ لیا۔ تو مجھے یقین ہے کہ اُردو ادب کو نئے نئے مضامین کے علاوہ بیان کا ایک نیا اور انوکھا اسلوب بھی میسّر ہوگا جو اُردو ادب میں ابھی تک ناپید ہے۔

خواجہ صاحبؒ کے کلام کے متعلق میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ علامہ اقبالؒ بھی کہا کرتے تھے کہ" افسوس خواجہ صاحب کی شاعری ایک مخصوص علاقہ تک

Marfat.com

رہ گئی ہے ورنہ اُن کی شاعری میں تو بین الاقوامی عناصر موجود ہیں"۔ خواجہ فریدؒ کی شاعری میں آفاقیت ہے وہ بلا شبہ ہر ملک ہر قوم اور ہر دَور کے شاعر قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اُن کا کلام کلاسیک کا درجہ رکھتا ہے۔ اُردو شاعری میں کتنے شعرا ہیں جنہیں فی الواقعی کلاسیک کا درجہ نصیب ہوا ہے۔ عربی فارسی میں ان گنت سہی لیکن اُردو شعری ادب میں میر تقی میر۔ غالب۔ حالی اور اُن کے بعد اقبال ــــ اور اِن کے بعد کون ہے؟ ہمیں ابھی اپنے اُردو شعری سرمایہ میں اور بھی اضافہ کرنا ہے۔ عظیم شاعر روز پیدا نہیں ہوتے ان کے لئے تو صدیوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پھر کیوں نہ تراجم کے ذریعے اس خلا کو پورا کیا جائے۔ جیسا کہ آج کل ایران میں ہو رہا ہے۔ اگر خواجہ فریدؒ۔ وارث شاہ۔ شاہ عبدالطیف۔ سلطان باہو۔ ایسے باکمال شعراء کی تخلیقات کا اُردو میں صحیح صحیح ترجمہ ہو جائے تو اُردو زبان کو جو فائدہ پہنچے گا اُس سے کس شخص کو انکار ہو سکتا ہے۔ میری تو خواہش ہے کہ ان لوگوں کی کتابوں کے ایسے تراجم کئے جائیں کہ اصل اور ترجمہ میں تمیز ہی مشکل ہو جائے۔ لیکن اتنی محنت کون کرے جب کہ ہمارے اُردو زبان کے شعراء اور ادباء اس وہم میں مبتلا ہوں کہ اگر صرف ترجمہ ہی کرتے رہے اور تخلیقی ادب سے دُور

Marfat.com

رہے تو تاریخ میں ان لوگوں کا نام محض مترجم کی حیثیت سے آئے گا اور بڑے ادیب یا شاعر کی حیثیت سے نہیں۔ یہ سراسر غلط بات ہے۔ پاؤنڈ کی رائے میں مترجم شاعر گولڈنگ بھی اتنا بڑا شاعر ہے کہ اُس کا مقابلہ ملٹن سے کیا جائے۔ خدا کرے کہ ہمارے اُردو ادب کو بھی گولڈنگ ایسے شعرا نصیب ہوں۔

اس بات میں کمال حد تک سچائی ہے کہ اچھی تخلیق کا دَور ہمیشہ ترجموں کے دَور کے بعد آتا ہے۔ مثلاً اُردو افسانہ کی تاریخ کو لیجیے۔ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ فسانہ آزاد۔ حاجی بغلول۔ خدائی فوجدار کیا ہیں؟ صاف ظاہر ہے کہ ان کا ترجموں سے بہت گہرا رشتہ ہے اگرچہ سرشار کو کافی کھینچ تان کرنی پڑی ہے اور اکثر و بیشتر اُن کی کتابوں میں اُن کی اپنی ٹھونس ٹھانس بھی ہے لیکن پھر بھی انہیں ترجمہ کہا جاتا ہے۔ اور ان ترجموں کی بدولت ہمارے اُردو افسانوی ادب کے لیے بنیاد قائم ہوئی ہے۔ آج کے افسانوی ادب نے اُس پر ہی اپنی قد آور شخصیت تعمیر کی ہے۔ کیا معلوم کشفی ملتانی نے جو بنیاد قائم کی ہے اُس پر بھی آئندہ چل کر کوئی قد آور اور عظیم الشان عمارت قائم ہو۔

کشفی ملتانی اُردو زبان کا ایک کہنہ مشق اور منفرد شاعر ہے۔ اُس کی اپنی

Marfat.com

شاعری بھی حُسن و عشق کے مروجہ دائرہ میں رہ کر مشاہدات و احسات کے ساتھ ساتھ رموز اور تصوف کا سہارا لیتی ہے۔ کشفی ملتانی کے ہاں قوتِ بیان اور شوخیٔ تخیّل بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہ اُردو زبان کے شعراء خواجہ میر درد اور امیر مینائی سے بے حد متاثر ہے۔ اور فارسی کے نظیری سے بھی اُسے عقیدت ہے۔ ایسے شخص پر خواجہ غلام فرید کی کافیاں بھلا کیونکر سحر انداز نہ ہوتیں۔ کشفی ملتانی کم و بیش دو ڈھائی سال سے خواجہ صاحب کی ملتانی کافیاں اُردو زبان میں ترجمہ کر رہا ہے۔ یہ کتاب اُن تراجم کا ایک مختصر سا انتخاب ہے۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ خواجہ صاحب کی شاعری کی رُوح سے سرشار ہونے کے لِئے کشفی ملتانی کو ایک ایک کافی کے ترجمہ کرنے کے سلسلے میں دِنوں بلکہ ہفتوں بے چین رہنا پڑا ہے۔ ایسی سحر انگیز حالت کا اندازہ وہ لوگ یقینی طور پر کر سکتے ہیں جو یہ بات جانتے ہیں کہ لیلیٰ کو دیکھنے کے لِئے مجنوں کی آنکھ کی ضرورت ہے اور مجنوں کی تخلیق کے لِئے خود اپنی آنکھ میں حُسنِ جمالی کی آفرینش درکار ہوتی ہے اور اس حُسنِ جمالی کے حصول کے لِئے کس قدر اکتساب اور مجاہدہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔

کشفی ملتانی کے ترجموں کے اُن پاروں نے جنہیں مجھے وجدانی طور پر محظوظ کیا ہے۔

Marfat.com

ہیں مختصراً آپ کے مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اصل متن تو کتاب میں مل جائے گا۔ مَیں یہاں محض ترجمہ پیش کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ آپ خود اندازہ کر لیں گے کہ ان چاروں میں کتنی روانی۔ سلاست اور بے ساختگی ہے۔ اور خواجہ فریدؒ کا کلام کس قدر خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔

پھرتا رہا میں دشت میں وادی میں کوہ میں
تیرا خیال ہی مجھے آوارہ کر گیا
اک بار بھی ملی نہ مجھے عشرتوں کی سیج
میرا نصیب ہی مری یاری مکر گیا

نہ وہ کاجل نہ وہ سُرخی نہ حنا
زینتِ حُسنِ نظر بھول گئے
فکر و اندیشہ و غم یاد رہے
اور سب اپنے ہُنر بھول گئے

رُوٹھ جس دن گیا مرا "سانول"
پھاڑ دیں جائیں ڈوریئے ململ
تن بدن کے گئے ہیں کپڑے جل
جذبۂ عشق کی حرارت سے

برسات وہ ساون کی وُہ پودوں کی بہاریں
وُہ "پھوگ پھگّی" کی دلآویز قطاریں

وہ رعد کا کڑکا وہ چمک برق تپاں کی — وہ ذوق محبت میں تڑپ جذب نہاں کی
لوٹ آئی ہے پودوں پہ نئے سر سے جوانی — جھولے ہے سہاگ آکے عجب رُت ہے سہانی
تا وقت کہ موجود ہیں پانی کے نظارے — مشکل ہے کوئی سندھ کی وادی کو سدھارے

نازنینانِ حور وش گلفام — جیسے بادِ نسیم۔ محوِ خرام
راتیں ٹھنڈی ہیں اور خنک آثار
لُو کے جھونکے نہیں ہیں دل آزار
نازک اندام۔ نازنیں دلبر — جن کے ابرو ہیں تیغ۔ تیر نظر
تیز تر جس طرح کوئی ہتھیار
جن سے ہیں چاک قلبِ عاشقِ زار

جانتے ہو دل میں عزم جدائی کا دھار کے — اندوہ بڑھ نہ جائیں دلِ بیقرار کے
ساون کے دن سُہاگ کی صورت طرب فزا — چھائے ہوئے ہوں جیسے کہ بادل بہار کے
آ دوست اس شباب کا عالم ہے چار دن — مل جل کے ایک ساتھ تو دیکھیں گزار کے

Marfat.com

سنتے ہیں موت سے تو کسی کو مفر نہیں — جانا ہے یاری یاری دل و جان ہار کے

آؤ منائیں فصلِ بہاری خوشی خوشی — دو چار دن یہی تو ہیں ہار و سنگار کے

برسات سے نشیب کے تالاب بھر گئے — باغ و بہار ہو گئے دن ریگزار کے

کیوں روٹھتے ہو آؤ کریں ترک روٹھنا — خوش ہو کے دن گزاریں محبت کے پیار کے

تیرے بغیر زیست بھی دشوار ہو گئی — رنج و الم سوا ہیں تیرے جانثار کے

ہزاروں درد بنکر خار سینے میں اٹکتے ہیں — یہ وہ کانٹے ہیں جو مدت سے پہلو میں کھٹکتے ہیں

نکلتے ہیں جو سینے سے تو کر کے ناز اے ساقی

نہ آیا یار لیکن راہ تکتے تھک گئیں آنکھیں — بہائے اس قدر آنسو کہ میری پک گئیں آنکھیں

مگر پھر بھی پھڑکتی ہیں یہ ہے کیا راز اے ساقی

فقط اس عشق میں ہم صبر کی دولت تو ہار آئے — نہ گھر میں اب سکون آئے نہ جنگل میں قرار آئے

دلِ ناداں ہوا دیوانگی پرداز اے ساقی

یار رہی کے ریگزاروں میں — گلبدن! نازنین رہتے ہیں

Marfat.com

نازک اندام! ناز پرورده　　ماہرو! مہ جبین رہتے ہیں

شب کو مرغانِ دل شکار کریں　　دن کو دنیا کے کاروبار کریں

رازِ اُلفت نہ آشکار کریں

کتنے مسکین بینوا رہ گیر　　ہو گئے مفت گیسوؤں کے اسیر

حلقۂ زلف بن گئی زنجیر

ہم فقیرانہ آ کے بیٹھے ہیں　　در پہ دھونی رما کے بیٹھے ہیں

ناز و تمکیں بھلا کے بیٹھے ہیں

اب نہ انداز ہیں وہ شاہانے　　کاخ و کو ہیں نہ آئینہ خانے

بن گئے ہیں فقیر مستانے

عشق کرنا نہیں آسان میاں

دکھ پہ دکھ ہوتے ہیں ہر آن میاں

نہ تو ہے خواہش دولت ہم کو　　نہ تو شوکت کی ضرورت ہم کو

ہے فقط شوق زیارت ہم کو　　دل میں ہیں دید کے ارمان میاں

Marfat.com

عشق کرنا نہیں آسان میاں

دل میں اندوہ والم ہیں بھاری — ڈھیر میں جیسے لگے چنگاری
عشق میں جلنے لگی بے چاری — روز رہتی ہوں پریشان میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

جب سے کہ عشق مجھ سے ہم آغوش ہو گیا — جو کچھ لکھا پڑھا تھا فراموش ہو گیا
کیا پوچھتے ہو بھول گئے ہیں سبھی علوم — دل سے اتر گئی ہیں زمانے کی سب رسوم
وہ عشق نے مچائی ہے درد والم کی دھوم — باقی رہا سہا مرا گم ہوش ہو گیا
دیدیں تمام شہر کی بدنامیاں مجھے — لکھ دیں تمام عمر کی ناکامیاں مجھے
خلعت کی شکل کر کے عطا خامیاں مجھے — "جنت یار" اس نگاہ سے روپوش ہو گیا
ایسی پلائی یار ستمگر نے چاہ میں — بولا رکھو گی پھر بھی قدم ایسی راہ میں
تھی دھمکیاں بھری ہوئی اس کی نگاہ میں — ٹھنڈا بس ایک آن میں سب جوش ہو گیا

دل کہ پروردۂ محبت ہے — تجھ پہ قرباں بصد عقیدت ہے

39584

Marfat.com

خوب گزریں ترے شباب کے دن — یہ دُعا کتنی خوبصورت ہے
اپنا تن من تمہارے قدموں پر — بسکہ نذرانۂ محبّت ہے
حسن والے کریں وفا ہم سے — یہ سراسر خلافِ فطرت ہے

دل ہے کہ مرا سوزِ محبت میں پھنسا ہے — یہ عشق کی سرکار سے انعام ملا ہے
ہے سر پہ کبھی چھایا ہوا روزِ مصیبت — ڈالی ہوئی شب نے کبھی آفت کی ردا ہے
آتش کی طرح جلتا ہوا میرا بچھونا — شب گزری کہ درِ صبحِ قیامت کا کھُلا ہے
اُس نے نہ کبھی میری طرف جھانک کے دیکھا — اک عمر کا حصہ مرا رونے میں کٹا ہے
محبوب ہے مسجودِ محبّت کے دلوں کا — سچ یہ ہے کہ عشاق کا وہ قبلہ نما ہے
دیکھو تو ذرا غور سے احمد کو احد سے — ذات اور صفات ایک ہیں کیا فرق رہا ہے
ہے صوم و صلوٰت اپنی مئے حسن پرستی — آزادی و رندی مری قسمت کا لکھا ہے
ہے راستہ دشوار بہت فقر و فنا کا — ہر گام پہ آفات کا اک جال بچھا ہے
سرد آہ مری ہار مرے اشک رواں کے — یہ عشق کی سوغات ہے تحفہ ہے عطا ہے

Marfat.com

عالم ترا سب تابعِ فرماں ہے تو پھر کیا — چرچا ترا ہر ملک میں ارزاں ہے تو پھر کیا

شہرت تری جا پہنچی عجم اور عرب میں — تو بڑھ گیا پڑھ پڑھ کے بہت علم ادب میں

تو وید کا ماہر تو ہمہ داں ہے تو پھر کیا

چلتا ہے ترا حکم اگر زیر و زبر پر — اس عالمِ نیرنگ کے ایک ایک بشر پر

مانا کہ تو شاہنشہِ دوراں ہے تو پھر کیا

یہ حقیقت ہے کہ جز ذاتِ احد — یہ جہاں سارا خراب آباد ہے

عالمِ اجسام جز ذاتِ قدیم — بے بقا ہے اور بے بنیاد ہے

ان کافیوں کے علاوہ میں ایک اور کافی "دوستی مانگتی ہے قربانی" کی جانب بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جسے میں نے بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے۔

اب آپ کے پیش نظر خواجہ فریدؒ کی کافیاں اور کشفی ملتانی کے ترجمے ہیں اور اُن کے معیار پر حکم چلانا ناقدین کا کام ہے۔ لیکن مجھے اعتماد ہے کہ فیصلہ کشفی ملتانی کے حق میں ہوگا اور اُسی اعتماد کے پیش نظر یہ کتاب آپ کے بہترین مطالعہ کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

ملتان — ۳ر مارچ ۱۹۶۳ء — تصدق رسول

Marfat.com

بِکھڑی متھے دی پڑے پیاسے

وہ واہ خدا دے کم بے قیاسے

جیڑھیں کوں منہ وی ڈیندے نہ ہاسے

رل مل کریندیاں کھل ٹوک ہاسے

(فرید)

Marfat.com

کافی

مساگ ملیندیاں گزر گیا ڈینہہ سارا
سنگار کریندیاں گزر گیا ڈینہہ سارا

کجلہ پایم سرخی لایم کیتم یار وسارا

کانگ اڈیندیں عمر وہائی آیا نہ یار پیارا

روہ ڈونگر تے جنگل بیلا رولیم شوق آوارا

پڑھ بسم اللہ گھولیم سر کوں چاتم عشق اجارا

Marfat.com

۱

آرائشِ جمال میں دن بھر گزر گیا
یعنی تیرے خیال میں دن بھر گزر گیا

میں اہتمامِ دید میں دن بھر لگا رہا
میرا خیال تک تیرے دل سے اتر گیا

عمرِ عزیز کاگ اڑاتے گزر گئی
آیا نہ یار ایک زمانہ گزر گیا

پھرتا رہا میں دشت میں وادی میں کوہ میں
تیرا خیال ہی مجھے آوارہ کر گیا

بسم اللہ پڑھ کے میں نے کیے جان و دل نثار
لے کر اجازہ جب میں دربار پر گیا

Marfat.com

ہکدم عیش دی سیجھ نہ مانڑیم بخت نہ ڈِتڑم وارا

رانجھن میڈا ہیں رانجھن دی روز ازل دا کارا

ہجر فریدا لبنی لائی جل بگیوم مفت وچارا

Marfat.com

اک بار بھی ملی نہ مجھے عشرتوں کی سیج — میرا نصیب ہی مری باری مکر گیا

تُو جو مرے لیے ہے تو میں ہوں ترے لئے — روزِ ازل یہ فیصلہ باہم ٹھہر گیا

بھڑکا فرید دل میں وہ شعلہ فراق کا — جو کہ جلا کے مجھ کو سب خاک کر گیا

Marfat.com

کافی

عشق لگا گھر وسریا   زر وسری سر وسریا
گزرے ناز حسن سے بانکے   زیور تیور وسریا
وسرے کجلے سرخی میندیاں   بولا بینسر وسریا
درد اندیشے دل دی موڑی   بیاکل جوہر وسریا
دیر کنشت دوارہ مندر   مسجد منبر وسریا
ہکدے سانگے ہکدی سوں ہے   خیر بھلی شر وسریا
ہر ویلے ہر یاد اسانوں   ہور اماں ہر وسریا
ویساں پیچ فرید نہ مڑساں   سنج بردا ڈر ومریا

Marfat.com

۲

جب ہوا عشق تو گھر بھول گئے
گھر تو کیا چیز ہے سر بھول گئے

مٹ گئے حسن کے انداز و غرور
زیور و لعل و گہر بھول گئے

نہ وہ کاجل نہ وہ سرخی نہ حنا
زینتِ حسن نظر بھول گئے

فکر و اندیشہ و غم یاد رہے
اور سب اپنے ہنر بھول گئے

یاد آتے ہیں نہ منفرد نہ گذشت
یعنی اللہ کا گھر بھول گئے

ایک ہی شخص کی خاطر بخدا
خیر تو یاد ہے شر بھول گئے

ذہن کو نامِ خدا یاد رہا
اور سب نام مگر بھول گئے

پہنچ جاؤں گا نہ لوٹوں گا فرید
راہِ ویراں کے خطر بھول گئے

Marfat.com

کافی

میں تاں تیکوں منتاں کردی
ساول اساول بھال

واہ غمزے واہ ناز چوہلے وہ نخرے وہ تلک تِلوے
وہ زلفاں وہ خال

تھی کر دام دلیں نوں ونگن تھی کر نانگ جگر نوں ڈنگن
عطروں بھنڑے وال

جٹھیں ڈینہہ یار اسانوں ڈٹھڑے بٹھ پیئے ڈوریئے ململ پھٹڑے
چرچر بوگھ تے آل

Marfat.com

۴

منتیں کر رہی ہوں مدت سے
اس طرف بھی نگاہِ شفقت سے

واہ واہ تیرے غمزہ و انداز
واہ واہ عشوہ ہا و ناز و نیاز
واہ واہ خدو خال و زلفِ دراز
بڑھ گئے فتنہ قیامت سے
منتیں کر رہی ہوں مدت سے

دام بن کر دلوں کو کستے ہیں
سانپ بن کر جگر کو ڈستے ہیں
عطر میں بال بال بستے ہیں
کس لطافت سے کس نزاکت سے
منتیں کر رہی ہوں مدت سے

روٹھ جب سے گیا مرا "سانول"
بھاڑ میں جائیں ڈوریے ململ
تن بدن کے گئے ہیں کپڑے جل
جذبہ عشق کی حرارت سے
منتیں کر رہی ہوں مدت سے

Marfat.com

بھاوِن ڈھول نہ باجھ سجن دے — کپڑے نازک ونڑو ونڑ دے

زیور آل و آل

درد فراق دی چال اساڈی — سونجھڑیں ٹبڑیں جال اساڈی

بے واہی دا حال

اتنا ظلم مناسب ناہیں — رو رو پٹ پٹ کر کر واہئیں

گذر گئے سے سال

یار فرید نہ رولاڈیسم — اوڑک سڈ کر کول بہیسم

ہے سوہنڑا لجپال

Marfat.com

بھا نہیں سکتے ہجر میں زیور
جامۂ دلفریب و نازک تر

کیوں نہ ہوں آب و تاب میں بڑھ کر
میں نہ دیکھوں نگاہِ حسرت سے

منتیں کر رہی مدت سے

دردِ فرقت سے بے قرار ہوں میں
دشتِ وحشت کی تاجدار ہوں میں

کس مپرسی کا اشتہار ہوں میں
دور رہ رہ کے تیری صحبت سے

منتیں کر رہی ہوں مدت سے

ظلم اتنا نہ تھا روا تجھ کو
رحم آیا نہیں ذرا تجھ کو

سالہا سال سے بھلا تجھ کو
کیا ملا ظلم بے نہایت سے

منتیں کر رہی ہوں مدت سے

لطف فرمائے گا فرید وہ یار
پاس بلوا بٹھا کے آخر کار

وہ کہ ہے لاج پال خوش کردار
پیش آئے گا صد مروت سے

منتیں کر رہی ہوں مدت سے
اس طرف بھی نگاہِ شفقت سے

Marfat.com

کافی

پردیسی یارا
واپورب دی بھُلّے

ساونڑ مینہہ برسات دی واری پھوگ پھُلی کھپ پھُلّے
گاجاں گجکن بجلیاں لسکن ڈِڈوں رِڈ لڑی پپ چُلّے
دھامنڑ کترنڑ سنھ تے بھجوں چتر سہاگ دا جھُلّے
جے نئیں یارنڑ پَلہڑ نہ کھٹسی کون بھلا سندھ جُلّے
روز بروز فریدؔ ہے لذت
طبع ڈینہو ڈینہہ کھُلّے

Marfat.com

۴

چلنے لگیں اے دوست! وہ پورب کی ہوائیں
چھانے لگیں ہر سمت دھواں دھار گھٹائیں

برسات وہ ساون کی وہ پودوں کی بہاریں
وہ "پھوگ پھگلی" کی دل آویز قطاریں

وہ رعد کا کڑکا وہ چمک برق تپاں کی
وہ ذوق محبت میں تڑپ جذب نہاں کی

لوٹ آئی ہے پودوں پہ نئے سر سے جوانی
جھولے ہے سہاگ آ کے عجب رُت ہے سہانی

تا وقت کہ موجود ہیں پانی کے نظارے
مشکل ہے کوئی سندھ کی وادی کو سدھارے

آتا ہے فقیر ایسا مزہ رفتہ برفتہ
ہوتی ہے مری طبع رواں اور شگفتہ

Marfat.com

کافی

آ! چنوں رل یار
پیلوں پکیاں نی وے

کئی بگڑیاں، کئی ساویاں پیلیاں
کئی بھوریاں، کئی پھکڑیاں نیلیاں
کئی اودیاں گلنار
کٹویاں رتیاں نی وے

بار تھئی ہے رشک ارم دی
سک سڑ گئی جڑھ ڈوکھ تے غم دی
ہر جا باغ بہار
ساکھاں چکھیاں نی وے

پیلوں ڈیلھیاندیاں گلزاراں
کہیں گل ٹوریاں کہیں سرکھاریاں
کئی لا بیٹھیاں بار
بھر بھر پچھیاں نی وے

Marfat.com

۵

آ کہ مل کر چُنیں (بہ شوقِ ہزار)
فصل پیلو کی پک گئی اے یار

بھوری بھوری ہیں پیلی پیلی ہیں پھیکی پھیکی ہیں نیلی نیلی ہیں
کئی اودی ہیں اور کئی گلنار
دشت و صحرا کی دیدنی ہے بہار

"یار"[1] ہے پیلوؤں کی رشکِ ارم ہو چُکی خشک کب سے بیخِ الم
ہر طرف ریگزار ! باغ و بہار
ذائقہ پیلوؤں کا لذّت دار

پیلو ڈیلھوں[2] کی رت نیاری ہے ٹوری گردن ہیں سر پہ کھاری ہے
کئی بیٹھیں لگا کے اونچی بار
ہر طرف پچھیوں[3] کی ہے بھر مار

ع[1] نخل ع[2] نخل کا ایک پھل ع[3] کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چھوٹی ٹوکریاں

Marfat.com

چائل جلوٹیں تھئی آبادی ۔۔۔ پَل پَل خوشیاں دم دم شادی
لو کی سہنس ھزار
گُل نے پھُکیاں نی وے

حُوراں، پریاں ٹولے ٹولے ۔۔۔ حُسن دیاں ہیلاں برہوں دے جھولے
راتیں ٹھڈیاں ھٹار
گُوئیں تتیاں نی وے[1]

رکھدے ناز حُسن پروردے ۔۔۔ ابرُو تیغ تے تیر نظر دے
تیز تِکھے ہتھیار
دلیاں پھٹیاں نی وے

کئی ڈیون اُن نال برابر ۔۔۔ کئی گھن آون ڈیڈھے کر کر
کئی ویچن بازار
تُلیاں تکیاں نی وے

کئی دھپ وچ چُنڈیاں ہنڈیاں ۔۔۔ کئی گھن چھاں چھنویرے بہندیاں
کئی چِٹن چِٹن پیاں ہار

[1] یہ لفظ "لوئیں" ہے یعنی لُو کی جمع

Marfat.com

جال کے پیڑ ہو گئے آباد لوگ شاداں ہیں ہر گھڑی دلشاد
ٹوٹے پڑتے ہیں پیلوؤں پہ ہزار
پھانکنے میں ہے اک سے اک ہشیار

نازنینانِ حوروش گلفام جیسے بادِ نسیمِ محوِ خرام
راتیں ٹھنڈی ہیں اور خنک آثار
لُو کے جھونکے نہیں ہیں دل آزار

نازک اندام - نازنین دلبر جن کے ابرو ہیں تیغ - تیر نظر
تیز تر جس طرح کوئی ہتھیار
جن سے ہیں چاک قلب عاشق زار

بیچیں پیلو اناج کے بھاؤ ڈیوڑھا لیں بجائے یک پاؤ
بیچے جا کر کوئی سرِ بازار
تول تک کر بہ شکلِ ساہوکار

کوئی چنتی ہے دھوپ میں پیلو کوئی بیٹھی بچا کے ہے پہلو
کوئی تھک کر گئی ہے ہمت ہار

Marfat.com

ہُٹیاں تھکیاں نی وے

ایڈوں عشوے غمزے نخرے   اوڈوں یار خرابی بکرے

کُسّن کاٹ نیار

راندا رسیاں نی وے

پیلوں چنڈیں بو چھٹ لیراں   چولاوی تھیا لیر کتیراں

گلڑے کرن بچار

سینگیاں سکیاں نی وے

آیاں پیلوں چین دے سانگے   اوڑک تھیاں فرید دے وانگے

چھوڑ آرام قرار

ہکیاں بکیاں نی وے

Marfat.com

ہو گئی ہے تکان ہے لاچار

عشوے غمزے ادھر لگے ہونے　　اور اُدھر جان تک لگے کھونے

ہر گھڑی جان دینے کو تیار

کھیل سمجھے ہیں عشق کے بیمار

پیلو چھننے میں چاک ہے پوچھن　　دھجیاں ہو گئیں سر دامن

اب اڑائیں مذاق رشتہ دار

سینگیاں ہنس رہی ہیں بے تکرار

لیکے آئیں جو آس پیلو کی　　بن گئیں وہ بھی اب فریدن سی

چھوڑ کر مایۂ سکون و قرار

ہو گئیں جیسے نقش بر دیوار

Marfat.com

کافی

آئے مست ڈہاڑے ساوݨ دے
وہ ساوݨ دے من بھاوݨ دے
بدّے پُورب مار ڈھکݨ دے — بجلے بھورے سَوسَووݨ دے
چارے طرفوں زور پوݨ دے ، سارے جوڑ وساوݨ دے

چکویاں چکوے ، اگن پپیہے — کوئل ، مور جھوٹے پچھیے
ہنس ، چکور ، چنڈور بپیہے — شاغل گیت سُناوݨ دے

ڈیہاں ، پینگھاں ، ساویاں پیلیاں — راتیں کھمنیاں کھمݨ رنگیلیاں
گجّ گجّ گھٹاں گجݨ رسیلیاں — وقت سنگار سُہاوݨ دے

Marfat.com

۶

مست ساون کے دِن اَب آتے ہیں
واہ کیا دن ہیں مَن کو بھاتے ہیں

ماڑ پورب دکن سے اُبر آئے　کالے بھورے - بہر طرف چھائے
اور ہوا زور شور دکھلائے　سارے انداز یہ بتاتے ہیں
مست ساون کے دن اب آتے ہیں

چکوے چکوی پپیہے اور اغن　مور کوئل پچھونے اور زغن
چڑیاں - پنڈول بلبلانِ چمن　سارے مِل جل کے گیت گاتے ہیں
مست ساون کے دن اب آتے ہیں

پینگیں ڈالی ہیں سبز اور پیلی　رات ہے بجلیوں سے رنگیلی
گونج ہے بادلوں کی شرمیلی　وقت کو حسن سے سجاتے ہیں
مست ساون کے دن اب آتے ہیں

Marfat.com

روہی راوے تھیاں گلزاراں
تھل چتر انگ وی باغ بہاراں
گھنڈ تواراں بارش باراں
چرچے دھانوں گانوں دے

چاندنی رات ملہاری ڈینہہ ہے
ٹھڈڑیاں ہیلاں رِم جھم مینہہ ہے
سوہنڑ موسم بگڑا نینہہ ہے
گئے ویہلے غم کھانوں دے

مُد مستانی تے خوش دڑے
ساھوں سوہے کیسر بھنڑے
سھجوں مینہہ برساتوں سنڑے
جھڑگے لانگھے لانوں دے

وِینہ فرید آباد تھیوسے
مال مویشی شاد تھیوسے
دل دردوں آزاد تھیوسے
چوڑے انگ نہ مانوں دے

Marfat.com

روہی راوی سے ہوئے ہیں سب گلزار — ہو گیا تھل تمام باغ و بہار
خوش مویشی ہیں پڑ رہی ہے پھوار — خوب گاتے ہیں اور نہاتے ہیں

مست ساون کے دن اب آتے ہیں

رات کو چاندنی تو دن کو ملہار — ٹھنڈی موج نسیم، ہلکی پھوار
رت سہانی ہے سر پہ عشق سوار — غم کے دن دور ہوتے جاتے ہیں

مست ساون کے دن اب آتے ہیں۔

موسم خوشگوار! دن چنچل — بس گئے زعفران ہیں آنچل
ابر باراں سے ہر طرف جل تھل — لہنگے حوروں کے جھلملاتے ہیں

مست ساون کے دن اب آتے ہیں

ہو گیا گھر فرید کا آباد — ڈھور ڈنگر بھی پھر رہے ہیں شاد
دل ہے ہر درد و رنج سے آزاد — اب تو پھولے نہیں سماتے ہیں

مست ساون کے دن اب آتے ہیں

Marfat.com

کافی

اج وِڑھا پیا بھاندا ہے
کوئی وصل سنیہڑا آندا ہے

مِل مِل آئے بادر کارے — بجلی چمکے، مینہ پھنگارے
گج گج گاج کرے دھدکارے — جھوک سُہاگ سہاندا ہے

ٹوبھے اُچھلن، مال نہ ماوے — رانجھن یار اساں گل لاوے
ہر کوئی فرحت نال نبھاوے — ہک ڈُکھ ڈُکھ پیا کھاندا ہے

کوئل کوکے، مور چنگھاڑے — اُغن پپیہے کرن بُلارے
ہر ہر وحشی کر للکارے — گیت خوشی دے گاندا ہے

Marfat.com

۷

آنگن پہ آج عکس ہے حسن و جمال کا
سندیس آنے والا ہے شاید وصال کا

ابرِ سیاہ جھومتا مستانہ وار ہے   بجلی چمک رہی ہے برستی پھوار ہے
بادل گرجتا چرخ پہ بے اختیار ہے   عالم سہاگ کا ہے کہ حسن جمال کا
آنگن پہ آج عکس ہے حسن و جمال کا

تالاب بھر چکے ہیں مویشی ہیں عام تام   محبوب مل رہے ہیں گلے ہو کے خوش کلام
ہر اک دل نہال ہے ہر ایک شادکام   راحت ہے عام رنج پہ عالم زوال کا
آنگن پہ آج عکس ہے حسن و جمال کا

کوئل کی کوک مور کی آواز دردمند   بلبل کا گیت شور پپیہوں کا دل پسند
للکار وحشیوں کی سرافراز سربلند   خوش گیت جیسے شاعر شیریں مقال کا
آنگن پہ آج عکس ہے حسن و جمال کا

Marfat.com

دشت بیاباں ڈسن بہاراں بوٹے بوٹے سہنس تواراں
راحت ہوئی ہے تارمتاراں چولے انگ نہ ماندا ہے

چٹکلے کردے چینک سہیلی ویہلے آن سنبھالیم بیلی
سبندھ فرید رکھاں کیوں میلی نازنواز سبھاندا ہے

Marfat.com

آئی بہار دشت و دمن ہیں چمن چمن
ہر جان دار فرطِ مسرت میں ہے مگن
ہر سمت امن و راحت و آرام جلوہ زن
چھایا ہر ایک شے پہ سماں وجد و حال کا
آنگن پہ آج عکس ہے حسن و جمال کا

ٹلیوں[1] سے کیا لطیف سی آنے لگی صدا
خوش ہوں کہ مرے پہلو میں بیٹھا ہے دلربا
میلی کروں میں مانگ فرید آج کیوں بھلا
زیبا ہے ناز مجھ کو دلِ خوش خصال کا
آنگن پہ آج عکس ہے حسن و جمال کا
سندیس آنے والا ہے۔ شاید وصال کا

---

[1] گھنٹیاں

کافی

ڈکھڑیں کارݨ جائی ہم — سولیں سانگ سمائی ہم

درد اندیشے سکڑے سورے — بیا نہ بھیݨ تے بھائی ہم

گھلی کملی سنجڑی دھر دی — ہک غم دی سدھرائی ہم

جاوݨ لا دی پنڈ بلا دی — جم سراکھیاں چائی ہم

راحت ویندیں وداع نہ کیتم — مئی ھم پر مترائی ہم

پیڑ پراݨی امڑی سکڑی — مونجھ مونجھاری دائی ہم

سختی تے بدبختی تترڑی — حال ونڈاؤ ہمسائی ہم

بے مٹھائی دی چولی چنری — پائی ھم پا ٹھمکائی ہم

سر تے چھتڑے چوٹیاں متھڑے — تیں سنگ دلڑی لائی ہم

ہو ہو بھکڑی شہر خواری — جاتی فخر وڈائی ہم

کیوں یار فرید وساراں — جیں سب کیتے راہ آئی ہم

Marfat.com

۸

میں جونہی بزمِ ہست میں آئی ۔۔۔ دکھ کی دُنیا سمیٹ کر لائی
درد و دکھ ہی مرے قریبی تھے ۔۔۔ اور کوئی نہ تھے بہن بھائی
تھی میں روزِ ازل سے دیوانی ۔۔۔ غم کی دولت مجھے بہت بھائی
بارِ غم چوم کر سر آنکھوں پر ۔۔۔ پیدا ہوتے ہی میں اٹھا لائی
مجھ کو یوں چھوڑ کر گئی راحت ۔۔۔ جس طرح میری ماں تھی مترائی[1]
مادرِ مہرباں تھی درد کی ٹیس ۔۔۔ یاس و اندوہ تھی مری دائی
ساتھ رہنے لگی تھی بدبختی ۔۔۔ جیسے پرسانِ حال ہمسائی
بیدلی کی پہن کے میں چولی ۔۔۔ جامہ زیبی پہ خوب اترائی
ابھی کمسن تھی سر پہ گیسو تھے ۔۔۔ لی محبت نے دل میں انگڑائی
بن گئی میرے ناز کا باعث ۔۔۔ شہر بھر کی تمام رسوائی
میں فریدہ اس کو کس طرح بھولوں ۔۔۔ جس کی خاطر سے میں یہاں آئی

[1] سوتیلی ماں

Marfat.com

کافی

نا کر پیچ وچھڑن دی
رہو بروچل یار
عشق ییوسے پٹھڑا ، بھل گیا کل کم کار
جان جگر وچ ڈوکھڑے سینے سول ہزار
باجھوں مارو مٹھڑے یار ڈسے گھر بار
توں بن ہوت پیارا سیجھ تھئی گل خار
رل مل یار ہمیشہ ماڑوں چیتر بہار
نینہہ نبھاوݨ اوکھا اکھیاں زار و زار
ڈھول فریدؔ دے کوں
ساری عمر گزار

Marfat.com

۹

کیچ جانے کو کیوں ہوا تیار
چھوڑ عزمِ سفر. بروچل یار

حضرتِ عشق لٹ گیا ایسا — بھول بیٹھی ہوں جملہ کاروبار
دکھ سے بھرپور میرے جان وجگر — میرے سینے میں سوز وساز ہزار
اپنے محبوب کے بغیر اب تو — بوجھ معلوم ہو مجھے گھر بار
اب تو تیرے بغیر اے جانی — سیج پر جیسے بچھ گئے ہوں خار
یار! ایسا بھی ہو کہ مل جل کر — ہم منائیں مدام چیت بہار
ہے وفا عشق میں بہت مشکل — آنکھ روتی رہی ہے زار وقطار

التجا ہے فرید کی اے دوست
پاس یاروں کے ساری عمر گزار

Marfat.com

کافی

مناں مَن ماندہ تھیوے
نٻُل نَا بھتی دھار

سانوݨ ڈٻہنہ سُہاگ دے
ہر دم مینگھ ملہار

رَل کر سانتھ گذاروں
جوبن دے دن چار

موت سُݨیندی سَولی
وِنجݨاں وارو وار

چیتر بہار سہاؤں
کرکے ہار سنگار

پلہر پانی پیؤں
تھیا تھل باغ بہار

خوش تھی نینہہ نبھاؤں
رُس نا سانول یار

توں بن جیوݨ اوکھا
ڈوکھڑے تارو تار

یار فرید نہ وسرے
دل کیتم لاچار

Marfat.com

۱۰

جاتے ہو دل میں عزمِ جدائی کا دھار کے
اندوہ بڑھ نہ جائیں دلِ بے قرار کے

ساون کے دن سہاگ کی صورت طرب فزا
چھائے ہوئے ہوں جیسے کہ بادل بہار کے

اے دوست! اس شباب کا عالم ہے چار دن
مل جل کے ایک ساتھ تو دیکھیں گزار کے

سنتے ہیں موت سے تو کسی کو مفر نہیں
جانا ہے باری باری دل و جان ہار کے

آؤ منائیں فصلِ بہاری خوشی خوشی
دو چار دن یہی تو ہیں ہار و سنگار کے

برسات سے نشیب کے تالاب بھر گئے
باغ و بہار ہو گئے دن ریگزار کے

کیوں روٹھتے ہو آؤ کریں ترک روٹھنا
خوش ہو کے دن گزاریں محبت سے پیار کے

تیرے بغیر زیست بھی دشوار ہو گئی
رنج و الم سوا ہیں تیرے جاں نثار کے

دلبر خدا کرے کہ نہ بھولے فریدؔ کو
جذبات بڑھ چلے دلِ بے اختیار کے

Marfat.com

کافی

نینہ اولڑی چوٹک لائی
تن من کیتس چکنا چور

ماہی باجھوں کینویں گذاراں　　سوز گھنیرے ڈوکھ ہزاراں
پورن تتی کوں پلپل پور

سیجھ سُتی نیناں نندر نہ آندی　　کیکر گذرے رین ڈوکھاندی
دل دا ڈھولا چھڈ گیا دور

پٹڈیاں کھپدیاں عمر نبھاوے　　سوہنے باجھ آرام نہ آوے
درد وسایا قہر کلور

گمراہی سب زہد عبادت　　شاہد مستی عین عبادت
جس جا کیتا عشق ظہور

نور حقیقی گھونگھٹ کھولے　　اوڑھ گئے اوے نج پئے بھولے

Marfat.com

۱۱

چوٹ ایسی لگائی آنکھوں نے
مرا تن من ہوا ہے چکنا چور

کیسے گزرے گی تیرے ہجر میں یار
سوز بے حد ہے درد و رنج ہزار
فکرِ پیہم نے کر دیا رنجور

نیند آئے نہ سیج پر ہیہات
وائے کیونکر کٹے گی ہجر کی رات
چھوڑ کر مجھ کو چل دیا وہ دُور

عمر کٹنے لگی ہے رو رو کر
چین آئے نہ یار کو کھو کر
درد اٹھتا ہے سخت اور بھرپور

گمرہی زہد ہے عبادت ہے
جذب و مستی ہی خود ہدایت ہے
جس جگہ عشق کا ہوا ہے ظہور

نور سے جب حجاب دُور ہوئے
شبہ کے پیچ و تاب دُور ہوئے

Marfat.com

ہر جا ایمن ہر جا طور

فخر جہاں ہک ریت سجھائی ارضی تھیا یک بار سمائی

ظلمت بن گئی نور و نور

نیت فرید نماز شہودی ہر شے میں ہے رمز وجودی

سٹ ملوانے جو مذکور

Marfat.com

ہر طرف ہے نمودِ جلوۂ طور
دی ہے فخرِ جہاں نے بات بتا مردِ ارضی بنا ہے مردِ سما
ظلمتیں ہو گئی ہیں نور و نور
پڑھ شہودی[1] نمازِ یار فریدؔ ہے ہر اک چیز میں خدا کی دید
نا سمجھ مولوی کا کیا مذکور

---

[1] نماز شہودی سے مراد مطالعہ کائنات بالوصف بہ اسرار خداوندی ہے ؂

Marfat.com

کافی

جندڑی اُجاکے جیڑا اُداسے
جاپے نتی کوُن کیندی پیاسے

پکیں سو رجھیں، گگڑے ڈیکھو ہے — ڈینڈڑی منھٹی نُوں ما بھین ڈوہے
قسمت ڈِیاں گاہیں دِلبر دی ڈروہے — ایڈوں گیو سے اوڈوں گیا سے

تھئی آس پاسے، آئی یاس پاسے — زر بفت ڈوپٹے ململ تے نما سے
کھنڈڑیاں، بنا تاں، مصریاں تپاسے — لچھڑے اُوڈاہے کُوڑے دلاسے

لکھڑی متھے دی پلڑے پیاسے — وہ واہ خدا دے کم بے قیاسے
جیڑھیں کُوں منہ دی لیندے ہاسے — ہل ہل کریندیاں کھل ٹوک ہاسے

Marfat.com

١٢

اب طبع بھی اچاٹ ہے جی بھی اداس ہے

کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

سسرال کو بھی مجھ سے شکایت ہے وا نصیب   ماں باپ کو بھی مجھ سے حقارت ہے وا نصیب

اور دوست کو بھی مجھ سے کدورت ہے وا نصیب   اب مجھ کو اُن سے آس نہ کچھ اِن سے آس ہے

کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

جب سے کہ پاس رہنے لگی میری گھات میں   زربفت میں مزا نہ کہیں پارچات میں

شیرینیوں میں لطف نہ قند و نبات میں   جھوٹے دلاسے دینے لگی مجھ کو آس ہے

کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

شاید کہ تھا یہی مری تقدیر کا لکھا   تیرا ہر ایک کام نرالا ہے اے خدا

جس کو کہ میں لگاتی نہ تھی منہ بھی اک ذرا   مجھ سے مذاق کرنے لگی بے قیاس ہے

کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

Marfat.com

مُنہ ویڑھ ٹھڈ ہڑے پئی ساہ بھڑی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ویندی نبھائی ڈینہ وڈینہ نجر دی
چَس رس نہ مانڑیم گھڑوی نہ وَردی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ہک پل نہ ڈٹڑم سکھ سیج پاسے

برہوں بچھپیدا لکھ لکھ بلائیں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ رتھی رتھی ڈکھاری منگدی دعائیں
شالہ کہندیاں یارب کڈاہیں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ دیداں نہ اٹکن ولڑی نہ پھاسے

سانول سلونڑہ مارو مریلہ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ نکھڑیا نہ ڈٹھڑس کوئی وقت ویہلہ
سُرخی ڈوہاگڑ کجلہ ڈوہیلہ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ گل گیا فریدا جوبن نراسے

Marfat.com

منہ کو چھپائے کرتی ہوں ہر وقت آہ آہ   تحلیل ہو رہی ہوں ہر اک دن خدا گواہ
کچھ اپنے گھر کا لطف نہ شوہر کی کوئی چاہ   سکھ چین سیج کا مجھے آیا نہ راس ہے
کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

ڈالی ہیں مجھ پہ عشق نے آفت بر ملا   رہ رہ کے غم میں ڈوب کے مانگی ہے یہ دعا
آنکھیں لڑیں نہ عشق میں دل ہو یہ مبتلا   یا رب ترے حضور میں یہ التماس ہے
کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

یار ستم شعار پہ ہمدم ہزار حیف   بے وقت وہ جو کر گیا مجھ سے فرار حیف
سرخی نہ رنگ لائی نہ کاجل کی دھار حیف   جوبن پہ اے فرید قیامت کی یاس ہے
کیا علم مجھ غریب کو اب کس کی پیاس ہے

Marfat.com

کافی

گیا درد دوں جیڑا جھر سائیں
ہݨ دل بدلایم پُر سائیں

درد دے کنڈرے سینے لگڑے ہن دیرینے
پیئے نکلن بُھر بُھر سائیں

ڈکھڑے روز سوائے جیں ڈینہہ سجن سدھائے
شہر بھنبھوروں ٹُر سائیں

ڈیہاں راتیں ماتم ڈکھ آیا سکھ واتم
خوشیاں دے تھئے پُر سائیں

یار نہ آوے اکھیاں رو رو ہٹیاں تھکیاں
ڈینہہ راتیں دی پُھر پُھر سائیں

چمڑا ماس لویراں کپڑے لیر کتیراں

Marfat.com

۱۳

بدل ڈالے دلِ صد چاک نے انداز اے ساقی
پٹے جانِ حزیں دشمن ہیں سوز و سازا اے ساقی
ہزاروں درد بن کر خار سینے میں اٹکتے ہیں — یہ وہ کانٹے ہیں جو مدت سے پہلو میں کھٹکتے ہیں
نکلتے ہیں جو سینے سے تو کر کے ناز اے ساقی
میرے اس دل کے ٹکڑے ہزاروں ہوتے جاتے ہیں — مرے حالات فرقت میں دگرگوں ہوتے جاتے ہیں
جونہی جھنجھوڑ سے وہ کر گیا پرواز اے ساقی
خوشی کہتے ہیں کس کو رات دن مصروفِ ماتم ہوں — گئی سکھ کی گھڑی اب تو شریکِ محفلِ غم ہوں
مری خوشیوں کے پرسے کا ہے اب آغاز اے ساقی
نہ آیا یار لیکن راہ تکتے تھک گئی آنکھیں — بہائے اس قدر آنسو کہ میری پک گئی آنکھیں
مگر پھر بھی پھڑکتی ہیں یہ ہے کیا راز اے ساقی
بدن پر جلد باقی ہے نہ تن پر ماس باقی ہے — گریباں چاک ہے اور درد کا احساس باقی ہے

Marfat.com

برہوں ڈتوسے پرُسائیں
صبر فرید نہ آوے گھر کھاوے نے جھرتاوے
دِلڑی کیتم لوُسائیں

Marfat.com

مری حالت ہوئی ہے عشق کی غمّاز اے ساقی

فرید اس عشق میں ہم صبر کی دولت تو ہار آئے　　نہ گھر میں اب سکون آئے نہ جنگل میں قرار آئے

دل ناداں ہوا دیوانگی پرداز اے ساقی

Marfat.com

کافی

اج کل اکھ پھڑکاندی ہے — کئی خبر وصال دی آندی ہے
وقت ملن دی موسم آئی — لذت روز بروز سوائی
خوشیاں کر دی ماپیو جائی — کیا پر دی کیا باندی ہے
درد والم برباد تھیوسے — جنگل بیلہ شاد تھیوسے
ویرانہ آباد تھیوسے — فرحت مول نہ ماندی ہے
ہر ویلے ہر آن ہے شادی — ڈیون لوگ مبارک بادی
ہر آزاروں تھئی آزادی — سول کنوں دل واندی ہے
رانجھن جوگی آیم ویڑھے — ترڈے مرڈے کھیڑے بھیڑے
ہن وت سانوں کون نکھیڑے — پلپل بانھ سراندی ہے
تھیا فرید سہاگ سوایا! — مولیٰ جھوک نوں آن وسایا
رانجھن میڈا میں گھر آیا! — جیں کارن دل ماندی ہے

Marfat.com

۱۴

آنکھ پھڑکی تو طبع گرمائی ؛ وصل جاناں کی پھر خبر آئی
ملنے جلنے کا آ گیا موسم عیش و عشرت کا چھا گیا موسم
خوشیاں کیا کیا دکھا گیا موسم شادبادی ہے خوش ہے ماں جائی
درد و غم ہو گئے ہیں سب برباد شادماں رہگزار و جنگل شاد
اور ویرانے ہو گئے آباد فرحتوں کی ہے جلوہ فرمائی
ہر گھڑی دل ہے اپنا شاد آباد لوگ دینے لگے مبارک باد
دُکھ کی دُنیا سے دُور اور آزاد دل میں غم ہے نہ غم کی دارائی
رانجھا جوگی جو میرے گھر آیا آ کے کھیڑوں کو غم میں تڑپایا
مدعا میں نے اپنا پھر پایا میں ہوں اور پاس میرا شیدائی
ہے فرید اب میرا سہاگ سوا گھر جو اُجڑا ہوا تھا آن بسا
آ گیا آ گیا میرا رانجھا جس کی خاطر ہوئی میں سودائی

Marfat.com

کافی

یار بروچل کاݨ   رلدی روہ ڈونگروچ
لائیس جُھڑ کر باݨ   دلڑی، جان، جگر وچ
سنگیاں سُرتیاں کنھ رجھایا   اپنڑے اپنڑے ڈھول کوں پایا
میکوں میڈڑے ماݨ   رولیا سنجڑے بروچ
یار نہ پاواں بار اُٹھاواں   نیر وہانواں گاوݨ گانواں
رکھ رکھ ویݨ دی واݨ   ہر کوچے گھر گھر وچ
ریت تتی بیا ڈوکھڑے گھاٹے   کھڑپݨ تھوب گیا نے گھاٹے
سٹ گیا جاݨ پچھاݨ   کانی مار اندر وچ
راہ اولڑے اوکھیاں گھاٹیاں   چُبھدے کُکرے کنڈڑے کاٹھیاں
مارم سُول وڈاݨ!   آیم ظلم قہر وچ
پہلے ڈینہ دی قسمت پُٹھڑی   جمدے ویہلے امڑی مُٹھڑی

Marfat.com

۱۵

اپنے محبوب دوست کی خاطر — میں بھٹکتی ہوں کوہساروں میں
تاک کر تیر اِس طرح مارا — جان و دل ہیں جگر فگاروں میں
میری ہمجولیوں نے پا بھی لئے — دوست بچھڑے ہوئے رجھا بھی لئے
ایک میں بدنصیب آوارہ — بھٹکی پھرتی ہوں ریگزاروں میں
ہجرِ جاناں میں تلملاتی ہوں — گیت رو رو کے غم کے گاتی ہوں
بین کرتی ہوں ماتمی لے میں — کوچے کوچے میں رہ گزاروں میں
ریت بھی گرم دکھ بھی لامحدود — دلدلیں غار راستے مسدود
مجھ کو انجان بن کے چھوڑ گیا — (مار کر تیر) خار زاروں میں
راستے عشق کے بہت دشوار — پاؤں میں چبھ رہے ہیں کنکر خار
سوز و غم کی وہ چوٹ ! استغفار — پھنس گئی ہوں ستم شعاروں میں
تھی ازل ہی سے وارثِ قسمت — مادرِ مہرباں بصد حسرت

Marfat.com

تنڑا ڈوکھ دا ڈان   لوڑہیس برھوں بحر وچ
درد فرید ہمیشہ ہوڑے   سارے پاپ دوئی دے دھوڑے
رہندی تانگھ تے تانڑ   پہونچاں پریم نگر وچ

Marfat.com

غم کی گھٹی پلا کے چھوڑ گئی مجھ کو بحرِ الم کے دھاروں میں
درد ایسا فرید اپنا لے پاپ سارے دوئی کے دھو ڈالے
ہر گھڑی انتظار رہتا ہے پہنچیں کب پریم کے دواروں میں

Marfat.com

کافی

وِچ روہی دے رہندیاں
نازک نازو جٹیاں
راتیں کرن شکار دلیندے ڈیہاں وَلوڑن پٹیاں

بُجھڑے تیر چلاون کاری سَے سَے دلڑیاں پھٹیاں

کر کر دردمنداں کوں زخمی ہَے ہَے پدھن نہ پٹیاں

کئی مسکین مسافر پھاتھے چوڑ کیتو نے ترٹیاں

Marfat.com

۱۶

یار روہی کے ریگزاروں میں   گلبدن! نازنین! رہتے ہیں
نازک اندام ناز پروردہ   ماہرو! مہ جبین رہتے ہیں

شب کو مرغانِ دل شکار کریں   دن کو دنیا کے کاروبار کریں
رازِ الفت نہ آشکار کریں

بھولے بھالے وہ صورتِ معصوم   یوں چلاتے ہیں تیر نامعلوم
سینکڑوں دل ہیں زخمی و مغموم

دردمندوں کے کر کے دل زخمی   کوئی مرہم نہ پھر کوئی پٹی
شکل دیکھو تو اک فرشتہ سی

کتنے مسکین بینوا رہگیر   ہو گئے مفت گیسوؤں کے اسیر
حلقۂ زلف بن گئی زنجیر

Marfat.com

دھوئیں دار فقیر تھیوسے   فخر وڈائیاں سٹیاں

ہیوں دلبر دے کُنڑے در دے   برہوں پیاں گل گٹیاں

مونجھ فرید مزید ہمیشہ
اج کل خوشیاں گھٹیاں

Marfat.com

ہم فقیرانہ آ کے بیٹھے ہیں   در پہ دھونی رما کے بیٹھے ہیں
نازو تمکیں بھلا کے بیٹھے ہیں

اپنے دلبر کے ہم سگِ در ہیں۔   پٹہ باندھے ہوئے گلے پر ہیں
ہم محبت کے خاص نوکر ہیں

دل ہمیشہ رہا فرید اداس   عشق آیا نہیں ہے ہم کو راس
گھٹ چکا ہے خوشی کا ہر احساس

Marfat.com

کافی

جیوݨ ڈینھہ اڈھائی دو یار   سٹ گھت فخر وڈائی دو یار

کتھ او پینگھ پپل ملکانڑے   ناز حسن کتھ راج ہباٹے

کتھ ماء پیہنیں بھائی دو یار

کتھ رانجھن کتھ کھیڑے بھیڑے   کتھ رہ گئے او جھگڑے جھیڑے

کتھ چوچک دی جائی دو یار

کتھ او مکر فریب دا چالا   کتھ وت جوگی مندراں والا

پرم جڑی جیں لائی دو یار

ماہی، منجھیاں، ہیر سلیٹی   عطروں بھنڑی مشک لپیٹی

گئے سب جھوک لڈائی دو یار

جوبن ساتھی چار ڈہاں دا   جھٹ پٹ ضعف بڈھیپا آندا

کوڑی آس پرائی دو یار

Marfat.com

١٧

زیست! ناپائیدار ہے یارو   چار دن کی بہار ہے یارو
چھُٹ گئے اب تو عیش کے جھُولے   حسنِ فانی پہ ہم عبث بھُولے
کس کو اب ہم سے پیار ہے یارو

اب وہ جھگڑے کہاں؟ کہاں جھیڑے   اب نہ رانجھا رہا نہ ہیں کھیڑے
ہیر ہے اب نہ ہار ہے یارو

اب نہ مکر و فریب کے وہ جال   اب نہ جوگی نہ جوگیوں کی چال
اب نہ عشق آشکار ہے یارو

اب نہ بیلیں نہ بنسری کی تان   اب نہ خوشبو میں بسنے والی جان
خاک تک سوگوار ہے یارو

چار ہی دن کی نوجوانی ہے   پھر بڑھاپے کی زندگانی ہے
عمر بے اعتبار ہے یارو

Marfat.com

ہے ہے ڈھٹڑی کہیں نہ ونیدی کجل مساگ تے سرخی مہندی

سُرمہ سینڈھ سلائی وو یار

موسم رُل پھر ول گھر آئی وَنجنڑ نہ وقت نراس اجائی

آنونڑ دی کر کائی وو یار

گوڑی محبت کوڑی سنگت کوڑے نخرے کوڑی رنگت

لپ ڈہوڑی ہک چھائی وو یار

مچھلیں پینگیں لاسوں تاریں چٹکیں گھنبڈڑیں ہونگ نواریں

سبھوں رانداں رسائی وو یار

ٹھیاں سر سبز فرید دیاں جھوکاں مہر ول سنر ٹھیاں دل سوکاں

بختیں واگ ولائی وو یار

Marfat.com

ہو گئیں خواب پیار کی باتیں مہندی، سُرخی سنگار کی باتیں
اب نہ کاجل کی دھار ہے یارو
رُت بدلنے لگی زمانے کی کوئی تدبیر جلد آنے کی
اب سماں خوشگوار ہے یارو
جھُوٹی الفت ہے جھوٹی سنگت ہے جھوٹے نخرے ہیں جھوٹی رنگت ہے
ایک مشتِ غبار ہے یارو
بارشوں سے سماں سنور بھی گیا رنگ قوس قزح نکھر بھی گیا
ہر جگہ سبزہ زار ہے یارو
دیکھیے گا ذرا فرید کا بخت ہو گئے ہیں نہال خشک درخت
آمدِ گلعذار ہے یارو

Marfat.com

کافی

توں بن موت بھلی وینݙم شالا مری
ٹلساں ہک نہ ذری جیساں پل نہ گھڑی
پورب طرف ݙہوں مینگھ ملہار ݙِٹھم   بجلی لسک ݙِتی گج گاج سݨیم
رہساں اتھ نہ اڑی ویساں وطن وری
کنڑیں دوڑ پیوم روہی وٹھڑی دی   ݙھولا کل نہ لدھو ݙکھڑیں کٹھڑی دی
پھاڑیم چولی چنی رورو تھیوم چری
اپنے ݙیس ونجاں دل کوں تانگھ تھئی   ݙیکھاں تا ݙے ٹوبھے لانے ٹھار بوئی
بر ݙوں راہی تھیوݨ ساڑیں سول سڑی
اونگاں لوک اٹھݨ بدلیں کیتی لس   گھݨ گھݨ نام تیݙا اروندی تھئی بیوس
سانول تینوں ملاں یا سر لوݙم مری
سرخی مہندی مُٹھی کجلہ دھار گیم   ناز نواز بھلیا۔ ہار سنگار گیم

Marfat.com

۱۸

تجھ بن تو مجھے موت بھلی ! مرگ غنیمت !   ہرگز نہ جیوں ! جینے کی کیا مجکو ضرورت
ٹھیرونگی نہ پل بھر پل بھر مجھے دُو بھر

پورب سے وہ اٹھنے لگیں گھنگھور گھٹائیں   آنے لگیں کانوں میں گرجنے کی صدائیں
سمجھایا ہے من کو جانا ہے وطن کو

روہی ہوئی آباد برسنے لگے بادل   مجھ دردرسیدہ کی نہ لی تو نے کوئی کل
ہے دھجیاں آنچل رو رو ہوئی پاگل

دل میں یہ امنگیں کہ کبھی دیس کو جاؤں   کھارا اور بوٹی لانے کا کچھ لطف اٹھاؤں
جنگل کو سدھاری ہیں سوز کی ماری

سنتی رہی بادل کی گرج صورت بیکس   لے لے کے تیرا نام میں روتی رہی بے بس
ساجن مجھے مل جا - یا بن کے اجل آ

مہندی ہے نہ سرخی ہے نہ کاجل کی دھائیں   وہ ہار سنگار اب وہ غمزوں کی بہاریں

Marfat.com

بینسر بول بھناں اجڑی مانگھ دھڑی

کھیڈݨ کوڈݨ گیا سکھ دا ٹول گیم ڈکھڑے پچھڑے پیٔے خوشیاں رول گیم

جُڑ کر راول جوگی لائی پرم جُھڑی

کھمدی کھمݨ فریدچھوکاں یاد پون اکھیاں نیر ہنجوں کر برسات وسن

لکھ لکھ دھانہہ اوٹھم جاں جاں ڈسم جھڑی

Marfat.com

بُولا ہے نہ بینسر اب مانگ نہ زیور

سُکھ چین کے دن ہیں نہ وہ اب کھیل کے ایام
سب روٹھ گئے مجھ سے وہ آسائش و آلام

الفت کی کٹاری! کیا کھینچ کے ماری

بجلی کے چمکنے سے فرید آئے وطن یاد
آنکھوں سے ٹپکنے لگی برسات کی روداد

یہ کیسی جھڑی ہے آفت کی گھڑی ہے

Marfat.com

کافی

کوئی ماہنڑوں آئیں یار دا
ساتھی کھڑا سنیہڑا ڈیندا
عشق نہیں ہے تیر بلا دا
ظلمیں چوٹ چلیندا
ناز ادا کجھ کرے نہ ٹالا
حکمیں برہوں بجھیندا
رمز رموز تے گجھڑے ہاسے
سب کجھ درد سو جھیندا
سوز فراق تے درد اندیشے
تن من پھوک جلیندا
ہرگز سوال نہ سہندی دلڑی یار اے بار سہیندا

Marfat.com

١٩

قاصد ہے یار کا کہ پیامی بہار کا
لایا ہے کوئے یار سے سندیس یار کا

کہتے ہیں جس کو عشق مصیبت کا تیر ہے
ابتر ہے جس سے حال دلِ بیقرار کا

ناز و ادا میں رُو و رعایت نہیں رہی
دامن سے میرے باندھ دیا ہجر یار کا

راز و رموز شوق سمجھاتا ہے درد عشق
استاد بن کے جیسے کسی دلفگار کا

تن من جلا کے سوز محبت نے رکھ دیئے
مرکز بنا ہوا ہوں میں برق و شرار کا

دل میں کہاں یہ تاب کہ رنج و الم سہوں　　برداشت کر رہا ہوں کہ ایما ہے یار کا

Marfat.com

کافی

بَجھ منگھیا نہ راج ببانہ
واہ بھانڑے من بھانڑے اساڈے
سنڑ دہوئیں کا نہہ کہیلے
بیشک مانڑے تڑانڑے اساڈے

سنو سہیلیاں سینگیاں سیّاں
برہوں ڈتیاں ڈو کھڑیں ہنت بیاں
چولہ بو چھڑ دھبیاں دھیّاں
خون جگر مٹھئے کھانڑے اساڈے

ہار ہنجوں داگل وچہ پاواں
سُولاں دی نت سیج سوہاواں
ماپیو بھاواں مول نہ بھاواں
ویری دوست پرانڑے اساڈے

Marfat.com

۲۰

بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ
اس سے بہتر ہے مجھ کو ویرانہ

بھا گئے گھاس پھوس کے "بھاٹے"[۱]   جن سے وابستہ من کے افسانے
جھونپڑی کیا ہے میرا دل جانے   جھونپڑی رشکِ قصرِ شاہانہ!
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

لو سنو اے سہیلیو! یہ سخن   عشق کے ہاتھ سے جلا نِن من
دھجیاں ہو چکا ہے پیراہن   خونِ دل پی رہی ہوں روزانہ
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

آنسوؤں کے پرو رہی ہوں ہار   نت بچھاتی ہوں غم کی سیج پہ خار
مجھ سے ماں باپ کو ہمیشہ عار   ہر اک دوست مجھ سے بیگانہ
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

۱ جانور باندھنے کا کمرہ

Marfat.com

ضعف بدن وچ سُرت نہ تن وچ   بھا جگر وچ دُود دہن وچ
دلڑی غرق اندوہ محن وچ   رو رو نینڑ گمانڑے اساڈے

چھڈ گیا کیچ شہر دا والی   ٹھل ماروُ دی لکڑی والی
لکڑے کنڈرے تول نہالی   ڈہہ سلہہ پتھر وہانڑے اساڈے

پینگھ پیل ملکانڑے بھل گئے   گانے گہنے سہرے بھُل گئے
گھر ور جاہ ٹکانڑے رُل گئے   پڑپئے یارا یانڑے اساڈے

مفت فرید ندامت چایُم   سمجھ سنبھل کر نینہہ نہ لایُم
ساری پیت پریت ونجایُم   تھڑ گئے عقل سیانڑے اساڈے

Marfat.com

ضعف سے ہے نحیف و زار بدن　　جھک گیا ہے جگر جلا ہے دہن
دل ہوا غرقِ درد و رنج و محن　　آنکھیں رو رو بنی ہیں غم خانہ
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

تھل وہ جس جا نہ کوئی ہریالی　　چھوڑ کر مجھ کو کیچ کا والی
خار و خس میرے بستر عالی　　اینٹ پتھر ہیں میرا سرہانہ
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

کیا ہوئے پیپلوں کے وہ جھولے　　جن پہ رہتے تھے ہم سدا پھولے
گہنے گانے[۲] وہ گیت سب بھولے　　رہ گیا یادِ یارِ مستانہ
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

کیوں ندامت فرید اٹھائی ہے　　آنکھ کیا سوچ کر لڑائی ہے؟
آبرو مفت میں گنوائی ہے　　اب کہے کون تجھ کو فرزانہ؟
بھاڑ میں جائے شہر منگھیانہ

---

۲ بوقت شادی دولہا اور دولہن کی کلائی میں باندھا جاتا ہے۔

Marfat.com

کافی

نینہہ لائم کارن سُکھ وے میاں
پئے پیڑے ڈوڑے ڈکھ دے میاں
ناخواہش دُنیا دولت دی   ناشاہی شوکت صولت دی
ہے ہک دیدار دی بُوکھ وے میاں

ناقاصد ناپیغام آیا،   ناخشک جواب سلام آیا
گئی گزر عمر جوکھ جوکھ وے میاں

وچ دلڑی درد اندوہ بھری   پئی رُوڑی وانگے چنٹرگ ذری
نت سڑم تتی دُوکھ دُوکھ وے میاں

Marfat.com

۲۱

عشق کرنا نہیں آسان میاں
دکھ پہ دکھ ہوتے ہیں ہر آن میاں

نہ تو ہے خواہش دولت ہم کو　　نہ تو صولت کی ضرورت ہم کو
ہے فقط شوقِ زیارت ہم کو　　دل میں ہیں دید کے ارمان میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

کوئی خط آیا نہ آیا ہے پیام　　نہ کوئی بھول کے لایا ہے سلام
عمر آفت میں گذرتی ہے تمام　　دکھ میں قائم نہیں اوسان میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

دل میں اندوہ الم ہیں بھاری　　ڈھیر ہیں جیسے لگے چنگاری
عشق میں جلنے لگی بیچاری　　روز رہتی ہوں پریشان میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

Marfat.com

کہیں خبر ڈِساں ہین ڈُھالا دی   دل سنجڑی مُنبڑی مُنڈھ لادی
متھوے گا لہوں وینندی ڈُوکھڑے میاں

ایہو کھٹیا علم ہنر دا ہے   کیوں وسرے نقش پتھر دا ہے
سوہنے خان پنل دا مکھڑے میاں

ہے چھوٹے لادی دل کُٹھڑی   ہتھوں ناز بروچل دی مُٹھڑی
اجاں ڈُتے ناہا مِس سُکھڑے میاں

تھل بار دے وچ رول گیا   آیا سخت ڈکھاندے وات جیا
تلے ریت تتی او توں لکھڑے میاں

جیں ڈینہہ فریدؔ توں یار روٹھن   پٹ ور وکٹ کٹ پیٹ موٹھن
ماری مُک سینے لگ لکھڑے میاں

Marfat.com

کیا کہوں دل کے نشیب اور فراز　　دکھ سے ہے زیست کا میری آغاز
بات ہے درد کی میری غماز　　کر دیا جس نے کہ حیران میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

عشق سرمایۂ علم و فن ہے　　یاد محبوب میں میرا من ہے
چہرہ سانول کا وہ شعلہ زن ہے　　دل میں ہے جلوہ فگن خان میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

میں کہ کم عمر تھی کمسن تھی ابھی　　میں ابھی تو کسی قابل ہی نہ تھی
کھائی سینے پہ محبت کی انی　　کر گیے مجھ کو پریشان میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

تھل کا وہ گرم سماں ہائے غضب　　پڑ گئی قہر میں جاں ہائے غضب
ریت کا گرم دھواں ہائے غضب　　کر گیا مجھ کو ہراساں میاں
عشق کرنا نہیں آسان میاں

روٹھ کر جب سے گیا یار فرید　　کبھی آئی نہ مسرت کی نوید
لب پہ آتی رہی فریاد مزید　　غم کا ہوتا رہا اعلان میاں

Marfat.com

کافی

سپاہیڑا نہ مار نیناں دے تیر

پلپل پھلڑے چُبھن کُلڑے   تن من سیس سریر

گوڑھیاں اکھیاں رَت دیاں بکھیاں   زلف سیہ بے پیر

کجلہ جنگی ظالم زنگی   کوہندا بے تقصیر

نیش ڈُوکھیندے پیش ڈُکھی دے   رگ رگ لکھ لکھ سیڑھ

سینگیاں سرنیاں کھیڑے دتیاں   ویری ماپیو ویر

Marfat.com

۲۲

کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

ناوکِ ناز دل میں چبھتے ہیں ، سینہ و سر میں زخمہائے کثیر

کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

سرخ آنکھیں ہیں خون کی پیاسی زلفِ مشکیں ہے سنگدل بےپیر

کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

دھار کاجل کی ظالم زنگی قتل کرتی ہے مجھ کو بے تقصیر

کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

نشترِ زخم دل دکھاتے ہیں خوں بہائے رگوں سے نوک شریر

کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

میری ہمجولیاں رقیب مری مرے دشمن برادر و ہمشیر

کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

Marfat.com

لگڑیاں تانگھاں اُجڑیاں ملگھاں   مارُو وَسم ملھیر

یار کوراڑا، دُھوتا پاڑا   کیا کیجئے تدبیر

جندڑی چُبھدی نوک غضب دی   دل غم دی جاگیر

عمر فرید نبھایم روندیں   متھڑے دی تحریر

Marfat.com

انتظار اس قدر کہ بیخود ہوں، دوست لیکن بسے ہے ملک ملہیر
کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

دوست بھی اور پڑوس بھی بیدرد ہائے کیا کیجئے بھلا تدبیر
کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

نوک غم کس غضب کی چبھتی ہے بن گیا دل بھی درد کی جاگیر
کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

عمر رو رو فراق بد گذری ہے لوح قسمت پہ تھی یہی تحریر
کیوں چلاتا ہے یار نین کے تیر

Marfat.com

کافی

بولا بینسر کسنوں پاواں
ڈھونڈ کیتم نا منظور

کِتھ نوں بنیاں مانگھ بناواں کجلا پاواں سرخی لاواں
یار نتی دا وسدا دور

پیت پرانی کملا کیتا، عشق اولڑا لوں لوں سیتا
پووِن کللڑے پلیل پور

طرز نیاز اساڈی موڑی قبلہ قدمیں یاردی ڈھوڑی
حسن ازل دی چال غرور

بینگیاں سرنیاں سیجھ وچھاون باہنہ چوڑیلی ورگل لاون
ہک بیں مفت رہی مہجور

وادی ایمن تھل دے چارے جتھاں بروچل کرہوں قطارے

Marfat.com

۲۳

سج کے آؤں میں لاکھ بن کر حور
بار یابی ہے میری نا منظور

کس کی خاطر کروں میں ہار سنگار   لب پہ سُرخی اور آنکھ کا جل دھار
جب کہ بستا ہو یار آنکھ سے دور

پیت دیوانہ کر گئی جگ میں   رچ گیا عشق میری رگ رگ میں
کر دیا دردِ ہجر نے رنجور

میرا سرمایہ طرزِ عجز نیاز   خاک پائے حبیب کعبۂ ناز
چال حسنِ ازل کی عینِ غرور

ہر سہیلی مری بچھا کر سیج   مست ہے وصل میں سجا کر سیج
مفت میں میں رہی سدا مہجور

راستے نقل کے وادیٔ ایمن   جس طرف سے گیا مرا ساجن

Marfat.com

ککڑے بٹڑے ہن کوہ طور

ملاں مارن، سخت ستاون
گجھڑے راز دا بھیت نہ پاون
بے وس شودے ہن معذور

ملوانڑے دے وعظ نہ بھانڑے
بیشک ساڈا دین ایمانڑے
ابن العربی دی دستور

عاشق مست مدام ملامی
کہہ سبحانی بن بسطامی
آکھ انا الحق تھی منصور

حسن پرستی عین عبادت
شاہد مستی صرف سعادت
غیبت غفلت محض حضور

ریت فرید دی نبھڑی ساری
رہندا صوم وصلوٰتوں عاری
رندی مشرب ہے مشہور

Marfat.com

بن گئے ٹیلے ریت کے کوہ طور

جورِ مُلا سے تنگ میں مظلوم راز پوشیدہ اُن کو کیا معلوم
نا سمجھ لوگ فہم سے معذور

وعظِ مُلا ہمیں نہیں بھاتا ابنِ عربی ہمارا جگ داتا
دین و ایمان جس کا ہر دستور

صورتِ مست محو حیرانی بن کے بسطامی کہدے سبحانی
یا اناالحق پکار بن منصور

حُسن کا پُوجنا عبادت ہے شاہدوں کی تڑپ سعادت ہے
غفلتِ عاشقاں بھی عین حضور

ریت خواجہ فرید کی نیاری ہے وہ صوم و صلوٰۃ سے عاری
رندِ مشرب ہے ہر جگہ مشہور

Marfat.com

کافی

بٹے ڈوکھ گل وچ جمدے یار
نارہ بگیو سے کہیں کم دے یار

باغ بہار اجاڑ کیتو سے ہار سنگار وسار ڈتیو سے
دولت دنیا وار ہٹیو سے ۔ نوکر تیڈڑے دم دے یار

شرم شعور اساں توں رٹھڑے تنگ نموز اساں توں رٹھڑے
کھوٹے صدقے کیتے مٹھڑے آسرے بھیم بھرم دے یار

ہک ویہلے احرام حرم دے ہک ویہلے زنار دھرم دے
نا پابند ہوں دین جرم دے بنڑدے عشق دے غم دے یار

ڈیکھو چال انوکھی ہٹڑی کئی وہنج نتی کئی موہٹڑی
ناز تیڈڑے دی راند نہ گھٹڑی گزرے وہ آدم دے یار

لائے بھوگ اساڈے مانے ٹیڑے بھٹڑے ڈھوکانے

Marfat.com

۲۴

دُکھ گلے پڑ گئے جنم سے یار
کام اب کوئی کیا ہو ہم سے یار

کر کے ویران ہائے باغ و بہار   بھول کر اپنے سارے ہار سنگار
دی ہے دنیا تمام تجھ پر وار   ہو کے وابستہ تیرے دم سے یار

نہ رہے میرے پاس شرم و شعور   ننگ و ناموس مجھ سے کوسوں دور
ہو گیا ہائے میرے دل کو نفور   عزت و آبرو۔ بھرم سے یار

کبھی طرف حرم کبھی احرام   کبھی زنار و الفت اصنام
نہیں پابندِ دین تیرے غلام   عشق ہے۔ عشق ہی کے غم سے یار

عشق کی چال ہی انوکھی تھی   کوئی ناکام۔ کامیاب کوئی
عشق کا کھیل کم ہوا نہ کبھی   آئے آدم کئی عدم سے یار

بھوگ لانے درخت ویرانے   ریت ٹیلے جنوں کے کاشانے

Marfat.com

ڈِسدے مُکڑے کھیتو کمانڑے عاگی باغ اِرم دے یار
یار فرید مِلم گھر اندر پانواں بھاگ سہاگوں زیور
کھاون سہجوں بُوٹے بینسڑ سپچلے کل سُو سعدے یار

Marfat.com

کھیت سوکھے ہوتے (خدا جانے)　　کم نہیں گلشنِ اِرم سے یار
یار مل جائے اے فرید اگر　　خوش نصیبی سے مجھ کو مرے گھر
پہنوں بینسر سجاؤں سب زیور　　ٹھلکے کھائیں بہم حشم سے یار

Marfat.com

کافی

سُنڑ دو سہیلی سگھڑ سیانی

بِرہوں دے پندھڑے سخت بعید

ناکل میکوں تیغ قضا دی، نا تقدیر دے تیر وغا دی،

کیتم دوست دی دید شہید

جے ڈیہنہ بھلڑے مِتر وی بھلڑے قسمت جوڑے جوڑ کللڑے

یار شدید نے بخت عنید

روڑ پٹن کوں سبھوں شادی سنج برجھر جھنگ ڈسم بربادی

عشرہ محرم ساڈڑی عید

سو سو چھانگاں لکھ لکھ چھیڑو ووٹھڑے دی و ہ ڈیون پندھیے

روہی تھئی آباد جدید

جِند اسیرے جور وجفا دی دلڑی قیدی کرب بلا دی

Marfat.com

۲۵

ندیم دیکھ۔ محبت کی منزلیں ہیں بعید

مجھے نہ تیغ قضا کی نہ ہے وغا کی خبر　　نہ ہے قضا و قدر کی کسی جفا کی خبر

نگاہِ ناز نے لیکن کیا ہے مجھ کو شہید

یہ دیکھیے مری قسمت زمانہ راس نہیں　　زمانہ راس نہیں۔ دوستوں سے آس نہیں

اِدھر ہے بارِ شدید اور اُدھر ہے بخت عنید

ہمیں وہ لوگ جو ماتم کو بھی کہیں شادی　　سراب و دشت و دمن اپنی عین آبادی

بنی ہے عشرۂ ماہ محرم اپنی عید

خبر ملی ہے کہ روہی ہوئی ہے پھر آباد　　پھرے ہیں سینکڑوں چرواہے مال لے کر شاد

کہ رہگزار پہ چھایا ہوا ہے رنگ جدید

یہ میری جانِ حزیں ہے اسیرِ جور و جفا　　دلِ غریب گرفتارِ رنج و کرب و بلا

Marfat.com

ڈسم رقیب یزید پلید'

سٹ خرقہ بھٹ گھت سجادہ   جامۂ جاں شو پاک بہ بادہ

کردم پیر مغاں تاکید

سانول یار دے نازنگہ دے   مارو چال تے خال سیہ دے

بھیوے مفت فرید خرید

Marfat.com

رقیب مجھ کو نظر آئے جوں یزید پلید

تو اپنا پھینک دے سجادہ گر یہ ممکن ہو اور اپنی جان کا جامہ شرابِ ناب سے دھو

جناب پیرِ مغاں نے مجھے ہے کی تاکید

وہ میرے یار کے رُخ پر سیاہ خال عجیب قدم قدم میں ہے کبکِ دری کی چال عجیب

نگاہِ ناز نے دل کو لیا ہے مفت خرید

Marfat.com

کافی

سٹ سانول سجن سدہایا سر سونجڑے سول ستایا
پتڑی کلھڑی تپڑی ملڑی سانگ ہجر دی رلڑی
جندڑی جلڑی دلڑی گلڑی لگڑی اگ کللڑی
پیڑ اولڑی نیڑے گھلڑی پل پل پور پرایا

برہت روے جھکڑ جھولے غم دے سانگ سنگولے
سوز سموے یار نہ کولے جیڑا جلبل کولے
سختی گورے سجھ نہ اولے دم دم روگ سوایا

نینِ باری منتاری ہاری کاری مونجھ مونجھاری

Marfat.com

۲۶

یار نظریں چرائے جاتا ہے
درد دل کو ستائے جاتا ہے

بوریئے پر پڑی ہوں میں تنہا   تیر کھائے ہوئے جدائی کا
پھک گیا دل جلا ہے جی اپنا   لگ گئی آگ ایسی کچھ بیجا
عشق کا درد ہے انوکھا سا   ہر گھڑی رنج کھائے جاتا ہے
یار نظریں چرائے جاتا ہے

خوف بربت کا ڈر ہے طوفاں کا   زخم سینے میں تیغ براّں کا
سوز الفت کا۔ رنج ہجراں کا   حشر معلوم جسم اور جاں کا
سختیوں میں نہ ہوش درماں کا   روگ پیہم بڑھائے جاتا ہے
یار نظریں چرائے جاتا ہے

رود کوہی میں تیرنا مشکل   دور سے دور تر ہوئی منزل

Marfat.com

دردال ماری کرم نہ ماری الٹا تروڑم یاری
انگ ازاری اکھیاں جاری جو لکھیا سو پایا'

ڈونگرہ کارے پیریں چھالے تتڑی واتؐ گھارے
اکھیاں نارے سوز بھچالے زخم جگر دے آرے
پیت نہ پارے کردا چالے فکر فراق موجھایا'

خوشیاں کھسدا بیت نہ ڈسدا ول ول ڈھولن لسدا
نیڑے وسدا سب کوئی ہسدا جھیڑا جھگڑا سسدا
ڈوڑا ڈوکھڑا جی بے وس دا دلڑی مفت اڑایا'

روہ گھنیڑے راہ اویڑے وسدا یار پریڑے
امڑی جھیڑے ویر نہیڑے سس نیناں کھیڑے
آوڑ ویڑے چھوڑ بکھیڑے سٹ گھٹ شور اُجایا'

Marfat.com

سج گئی درد و رنج کی محفل
توڑ کر دوستی ہوا غافل
اشکِ جاری ہے عشق کا حاصل
لِکھّا اب آگے آئے جاتا ہے

یار نظریں چرائے جاتا ہے

راستے کے پہاڑ ہیں کالے
اور پاؤں میں پڑ گئے چھالے
بہہ چلے آنسوؤں کے پرنالے
ہو چلے ہیں جگر کے زخم آلے
چا لیا مجھ سے پیت کب پالے
ہجر کا غم مٹائے جاتا ہے

یار نظریں چرائے جاتا ہے

چھین کر لے گیا خوشی میری
اک معمّہ ہے زندگی میری
سب اڑانے لگے ہنسی میری
ساس کا جھگڑا بے کسی میری
بڑھ گئی اور بے بسی میری
مفت دل کو پھنسائے جاتا ہے

یار نظریں چرائے جاتا ہے

ہیں پہاڑوں کے راستے دشوار
دُور ہے میرے یار کا گھر بار
ماں کا جھگڑا تو بھائی کی تکرار
ساس کے طنز و طعن کی بھرمار
میرے آنگن میں آ برنگِ بہار
شور و شر کیوں مچائے جاتا ہے

Marfat.com

نکلن آہیں سنجھ صباحیں برہوں دو کھیندا بھاہیں
نگڑیاں چاہیں سُجھن نہ واہیں رُولدی بیلے کاہیں
سنجڑیاں جھوکاں اجڑیاں جاہیں یار فرید نہ آیا

Marfat.com

یار نظریں چرائے جاتا ہے

رات دن آہ آہ لب پر ہے آتشِ عشق بھی فزوں تر ہے
راستے بند عقل ششدر ہے دور تک ایک دشت ہے ڈر ہے
نہ کوئی آستاں نہ واں گھر ہے غم فرید اب نہ کھائے جاتا ہے

Marfat.com

کافی

مِل مہینوالا مِل مہینوال
ہر دل میں ہے تیڈڑی بھال
روزازل دی سختی ماری ڈتری مول نہ قسمت واری
ماپیو وِیر نئہ لہم سنبھال

فکر فراق تے مونجھ مونجھاری یاری لا کر مِٹھڑی ہاری
ڈسدم وصل وصال محال

روندیں رڑدیں کوکاں کردی آہیں بھردی جُھکھ جُھکھ مردی
عشق اولڑا جی جنجال

Marfat.com

۲۷

اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے
ہر قلبِ زار تیرے لئے بیقرار ہے

روزِ ازل سے تھی مری تقدیر واژگوں   قسمت بدل سکی نہ مری حالت زبوں
ماں باپ کو بھی اب میری صورت سے عار ہے
اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

فرقت کے غم نے کر دیا مجھ کو بہت اداس   باقی رہی نہیں ہے محبت کی کوئی آس
خواب و خیال ہو ہی گیا وصلِ یار ہے
اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

روتی ہوں ہر گھڑی تیری فرقت میں زار زار   آہیں لبوں پہ۔ موت کا ہر وقت انتظار
اے عشق نامراد یہ کیا خلفشار ہے
اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

Marfat.com

زورے تورے حسن دے ملنڑے سارے ہار سنگار وہانڑے
آئی اوڑک سولاں چال

ناز نزاکت نوکاں نخرے سہجوں سُکھ سہاگدے بجرے
ساڈے پکھڑے کوجھڑا حال

خویش قبیلہ دشمن سارا ہر کوئی مارم جانڑ وچارا
برہوں آویڑا اُولٹی چال

ویڑھے یار فرید نہ آیا گل گیا جوبن مفت اجایا
ڈُکھڑے ڈُبندتے چھڑے وال

مہر: ذخیرہ ... محمد موسیٰ ...

Marfat.com

اب وہ غرورِ حسن ہے باقی نہ زور وزر　　ہار و سنگار ختم ہے، مایوس ہے نظر

اب جانِ ناتواں ہے کہ غم کا شکار ہے

اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

وہ عالمِ شباب کے نخرے کدھر گئے　　شاید کہ دن سہاگ سکھ کے گذر گئے

کیا پوچھتے ہو اپنا یہ کیا حالِ زار ہے

اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

افسوس اب یہ خویش و اقارب کا حال ہے　　دشمن مرا ہر ایک بحدِ کمال ہے

الفت ہے جس کا نام عجب عشوہ کار ہے

اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

آنگن میں اے فرید نہ آیا کبھی وہ یار　　برباد مفت ہو گیا جوبن! خدا کی مار

رخصت ہیں دانت موئے سفید آشکار ہے

اے یار! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

Marfat.com

کافی

پیا عشق اساڈی آن سنگت
گئی شُد بُد زیر زبر دی بھت

سب وسرے علم علوم اساں کُل بھُل گئے رسم رسوم اساں
ہے باقی درد دی دھوم اساں
بئی برہوں دی یاد رہیوسے گت

انہاں بوٹیا غیراں ویریاں نوں انہاں کوڑیاں کھیڑیاں بھیڑیاں نوں
انہاں کوجھیاں گیڑیاں پیڑیاں توں
ہر ویہلے یار گھنم ڈِت پت

کر صبر تے شکر شکایت تے رکھ آس امید عنایت تے
پئے فخر دی فقر ولایت تے
ڈینہہ راتیں دلڑی ڈیوم مت

Marfat.com

۲۸

جب سے کہ عشق مجھ سے ہم آغوش ہوگیا
جو کچھ لکھا پڑھا تھا فراموش ہوگیا

کیا پوچھتے ہو بھول گئے ہیں سبھی علوم   دل سے اتر گئی ہیں زمانے کی سب رسوم
وہ عشق نے مچائی ہے درد و الم کی دھوم
باقی رہا سہا مرا گم ہوش ہوگیا

وہ لوگ جو کہ چھوٹے ہیں اور بد خصال بھی   رکھتے مجھ سے بیر بحدِّ کمال بھی
کھیڑوں سے پوچھتا ہے وہ اب میرا حال بھی
کیوں میرے حق میں دوست ستم کوش ہوگیا

کہتے ہیں مجھ کو شکوہ شکایت پہ شکر کر   رکھ آس اور امید عنایت پہ شکر کر
فخر جہاں کے فقر و ولایت پہ شکر کر
سننے کو پند دل ہمہ تن گوش ہوگیا

Marfat.com

متی گگڑیں شہر دِکھویں دی   تتی مِلک ملامت ڈوہیں دی

سنجی روہی راوے روہیں دی

ڈتی خلعت یار برو چل جت

نِت کھاواں ڈکھڑیں توں ٹک لت   ہاں! آکھن ہٹر لبیں وت

کڈیں ووے توڑے تے کڈیں کرن ہٹ

ڈے وڑکے خوب نپیڑن ست

ست کلھڑی یار فسریدگیا   ایہو حال نمانی نال تھیا

فریاد کراں کر یاد پیا

ہتھ مل مل بیٹھی رواں رت

Marfat.com

دیدیں تمام شہر کی بدنامیاں مجھے لکھدیں تمام عمر کی ناکامیاں مجھے
خلعت کی شکل کر کے عطا خامیاں مجھے
"جنتِ یار" اس نگاہ سے روپوش ہوگیا

ایسی پلائی مار ستمگر نے چاہ میں بولا رکھو گی پھر بھی قدم ایسی راہ میں
تھیں دھمکیاں بھری ہوئی اُسکی نگاہ میں
ٹھنڈا بس ایک آن میں سب جوش ہوگیا

تنہا فریدہ رہ گیا محروم التفات چھائی رہی غریب پہ ہر دم غموں کی رات
روتی رہی ہے ہجر میں مل مل کے اپنے ہات
دامن بھی اشکِ خون سے گل پوش ہوگیا

سلہ محشر بان دوست

Marfat.com

کافی

سانول پنل ول گھر ڈو سدھایا
تن مونجھ ماریا سرسول تایا
ڈونگر ڈراون ڈکھڑے سناون ڈینڑیں بلائیں کر ٹول آنون
بن ڈھول سکڑے سوڑے نہ بھاون
گھر بار ڈسدا سارا پرایا
مُٹھڑی موئی نوں خوشیاں نہ بھلڑیاں ڈوڑے ڈوڑاپے تانگھاں اولڑیاں
جانی اویڑا پیتاں کللڑیاں
ہے ہے اڑایا اکھیاں اجایا
نخفے ڈکھاندے غم دیاں سوغاتاں کیچڑل سسّی ڈوں آیاں براتاں
برہوں براتاں اوکھڑیاں گھاتاں
جیڑا نہیسے ڑ۔ نیڑا نبھایا

Marfat.com

۲۹

افسوس کہ محبوب مرا گھر کو چلا ہے
دل غم میں جگر سوز محبت میں جلا ہے

بن دوست! تو اپنا بھی کوئی دل کو نہ بھایا — گھر اپنا نظر آنے کا مجھ کو پرایا
پربت نے ڈرایا تو مصائب نے ستایا — گھیرے ہوئے ہر دم مجھے آفت ہے بلا ہے

افسوس کہ محبوب مرا گھر کو چلا ہے

مجھ درد رسیدہ کو خوشی پھل نہیں سکتی — اور سر سے جدائی کی گھڑی ٹل نہیں سکتی
راحت میں محبت کی پڑی ڈھل نہیں سکتی — جو دکھ بھی ملا ہے انہی آنکھوں سے ملا ہے

افسوس کہ محبوب مرا گھر کو چلا ہے

سسی کیلئے کیچ سے آئی ہے جو بارات — کچھ غم کے تحائف ہیں تو کچھ درد کی سوغات
ہے رنج جدائی کی عجب فکر عجب گھات — دل ہے کہ محبت کے شکنجے میں کسا ہے

افسوس کہ محبوب مرا گھر کو چلا ہے

Marfat.com

گذرے ڈہاندے جوبن دے ماندے   سہرے کماندے اُجڑے ٹکانڑے

جھُردی جھرانے ڈھولنڑ نہ جانڑے

دلڑی موسایا بے وس رُلایا

آساں امیداں ساڑیاں پچالیاں   اصلوں بروچل پتیاں نہ پالیاں

مارُو مہر دیاں دیداں نہ بھالیاں

ایہم فریدا سختی دا سایہ

Marfat.com

جوبن کا بھی اب دل کو مرے ناز نہیں وہ　　　برباد ہیں گھر سہروں کے انداز نہیں وہ
کیا چاہ کے انداز تھے آغاز نہیں وہ　　　اس دل نے وفاؤں کا مجھے چکمہ دیا ہے

افسوس کہ محبوب مرا گھر کو چلا ہے

امید کا خرمن بھی پھنکا آس جلا لی　　　افسوس برہ چل نے مگر پیت نہ پالی
مجھ پر تو کبھی چشم مروت بھی نہ ڈالی　　　بدبخت فرید ایسا کوئی سایہ پڑا ہے

افسوس کہ محبوب مرا گھر کو چلا ہے

Marfat.com

کافی

ہک دم ہجر نہ سہندی ہے
دل دلبر کارݨ ماندی ہے

سوز گداز دی تن وچ پاواں　ڈوکھ ڈوہاگ دی سیجھ سہاواں
ہار غماں دا گل وچ پاواں　درد دی باہہ سراندی ہے

ماہی بے پرواہ تھیو سے　پلڑے سوز فراق پیو سے
حال کنوں بے حال تھیو سے　جندڑی جھوک غماں دی ہے

ڈینہہ نبھاواں سڑدیں جلدیں　رات ونجاواں جلدیں گلدیں
ساری عمر گئی ہتھ ملدیں　ہے ہے موت نہ آندی ہے

Marfat.com

۳۰

ہجر میں گم ہیں میرے ہوش و حواس
بہرِ دلبر ہے دِل اُداس اُداس

سوزِ الفت ہے بسترِ بیمار　　ہے مری سیج درد، دُکھ، آزار
بن گئے رنج و غم گلے کا ہار　　غم کی باہیں ہیں تکیہ سر کے پاس
ہجر میں گم ہیں میرے ہوش و حواس

یار جانی ملا ہے بے پروا　　پڑ گیا پلّے سوزِ ہجر سوا
حال سے حال ہو گیا پتلا　　جان ہے یا کہ شہرِ غم کی اساس
ہجر میں گم ہیں میرے ہوش و حواس

دن گذرتا ہے میرا جل جل کے　　رات بیتے ہے میری مٹر گل کے
عمر کٹتی ہے ہاتھ مل مل کے　　بڑھ چلا ہائے موت کا احساس
ہجر میں گم ہیں میرے ہوش و حواس

Marfat.com

سوہنے کیتی کیچ تیاری — آیا بار برہوں سر باری
سینگیاں سرتیاں کرن نہ کاری — بے وس پئی کرلاندی ہے

یاد کریساں یار دیاں گاہیں — سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیں
تونڑیں مہنڑیں ڈیوم سیالیں — تانگھ فرید نہ جاندی ہے

Marfat.com

پیچھے کی کر کے یار تیاری دے گیا بار غم بڑا بھاری
میری سکھیاں کریں نہ غمخواری ہائے اُلفت نہ آئی مجھ کو راس

ہجر میں گم ہیں میرے ہوش حواس

یاد آتیں ہیں پیار کی باتیں ناز و انداز، رمز اور گھاتیں
لاکھ دیں طعنے مجھ کو ہم ذاتیں بجھ نہیں سکتی انتظار کی پیاس

ہجر میں گم ہیں میرے ہوش حواس
بہرِ دلبر ہے دل اُداس اُداس

Marfat.com

کافی

دِل دردوں ہُن ہاری وو یار
وَل کریں ہا کوئی کاری وو یار

سانول آویں نہ ترساویں موسم چیتر بہاری وو یار
کھر تھئی گلزاری وو یار

یاری لاکر یاد نہ کیتو جندڑی مفت آزاری وو یار
ڈُٹھڑی تیڈڑی یاری وو یار

سک مہینوال دی لوڑھ لُوڑھایم مَیں مُٹھڑی من تاری وو یار
کوجھی رات اندھاری وو یار

Marfat.com

۱۳۱

دلِ دردِ محبّت سے تو بیزار ہے اے یار　　برداشت کی ہمت بھی گیا ہار ہے اے یار
اب تیری مدد مجھ کو تو درکار ہے اے یار

پھر آئی بڑی دھوم سے ہے فصلِ بہاری　　آپہنچی ہے پھر چیت کے موسم کی سواری
آ دیکھ کہ گھر غیرتِ گلزار ہے اے یار

کیوں بھول گئے اپنا مجھے دوست بنا کر　　آزار دیا مفت ہے کیوں دل کو لگا کر
بس دیکھ لی۔ یاری تیری آزار ہے اے یار

دریا میں ڈبوتی ہے مہینوال کی الفت　　اے کاش کہ تیراک نہیں ہائے میری قسمت
اور رات بھی کتنی یہ سیاہ کار ہے اے یار

Marfat.com

ڈے کر دَلبے کوڑ دِلاسے   لٹ نتیوں دِل ساڈی وو یار
میں واری لکھ واری وو یار

یار فرید نہ آیم ویڑھے   ہر دم مُونجھ مونجھاری وو یار
روندیں عمر گذاری وو یار

Marfat.com

دیتا رہا تو مجھ کو دلاسے پہ دلاسا　　دل ٹوٹ کے رکھا مجھے دریا پہ پیاسا
قربان مگر تجھ پہ دلِ زار ہے اے یار

افسوس فریدؔ اُس نے نہ آنا تھا نہ آیا　　آنگن کو مرے اس نے کسی دن نہ لبسایا
رونے میں کٹی عمر گنہگار ہے اے یار

Marfat.com

کافی

بن دلبر آہیں کر کر
کئی راتیں ڈتم سحر کر

روہ روہی راوے رُلدی
نت قدم قدم تے بھُلدی
کڈیں تھک بہندی کڈیں جُلدی
ہݨ سانول یار وَہر کر
بن عاشق اہل وفا دے
بن شائق ذوق لقا دے
بن صاحب صدق صفا دے
اتھ آوے کون گزُر کر
لڈ نیتو جھوک پریرے
دل درداں لایم دیرے
ڈسے روتی ہاں ڈے بیرے
پیواں پانی خون جگر کر
بھٹے کنڈڑے تُول نہالی
گھر ڈیوم ڈیݨ ڈکھالی
وَل ہوت دلیندا والی
آ سینے ساڈے گھر کر
بگیوں ویری پیچ سفر کر
جی جالیو ظلم قہر کر

Marfat.com

۳۲

به حال ہوا ہے مری آہوں کے اثر سے
راتیں مری بدلی گئیں ہنگام سحر سے

آوارہ میں پھرتی رہی با حالتِ خستہ
ہر گام پہ میں بھول گئی ہوں ترا رستہ

اے کاش ذرا دیر تو لوں میں کہیں ستا
اے یار خبر لے کہ ہوئی چُور سفر سے

وہ لوگ جنہیں کہتے ہیں سب اہلِ وفا ہیں
یا شائقِ دیدارِ رُخِ ماہِ لقا ہیں

وہ صدق میں صادق ہیں کہ اربابِ صفا ہیں
کون ان کے سوا گزرے تری رہگزر سے

جب سے کہ ہوا تو مری آنکھوں سے پرے
درد و غم نے مرے دل میں لگا رکھے ہیں ڈیرے

روٹی کے عوض کھائے کلیجے ہی کے بیرے[1]
اور پیاس بجھائی ہے فقط خونِ جگر سے

ہیں خارِ مغیلاں مرے بستر کی بجائے
ڈائن کی طرح گھر مجھے دن رات ڈرائے

دیکھوں مرا محبوب بھلا کب اِدھر آئے
اور آ کے لگے کب مرے سینے سے جگر سے

اے جانِ جہاں! ہو گیا تو بیج کو راہی
آنکھوں میں مری چھا گئی آفت کی سیاہی

[1] ٹکڑے

Marfat.com

جگھ جگھ دیں ویلیاں مرکر تھل مارو گور قبر کر
سوہنا یار فرید ڈوں آوے گل لاوے سیجھ سُوہاوے
آ اُجڑی جھوک وساوے
ہے ٹھڈی آہ اثر کر

Marfat.com

آنے لگی پھر مجھ پہ تباہی پہ تباہی جی قبر کی خاطر مرا تھل کیلئے تجھ سے
اللہ کرے جلد فرید آئے مرا یار اور مل کے گلے سیج کی زینت ہو وہ دلدار
آباد قدم سے ہو دوبارہ مرا گھر بار جاگ اٹھے مقدر مری آہوں کے اثر سے
راتیں مری بدلی گئیں ہنگام سحر سے

Marfat.com

کافی

ہݨ عشق ونجایم حِس سائیں ، لکھ وار اساڈی بس سائیں

رات ݙینہاں تڑپھاواں ، اتے رو رو حال ونجاواں
رحم نہ کیتو خس سائیں

کلہڑی پئی کرلانواں ، کھپدیں عمر نبھاواں
دھاں کراں بے وس سائیں

نندر سبھو ݙوکھ لایم ، سُتڑیں ساتھ لڈایم
نا کئی خبر نہ ݙس سائیں

عشقوں سُود نہ پایم ، سارا بھرم ونجایم
جو بگڑی سو کس سائیں

ݙوکھے پینڈے تھل دے ، پُور پوون پل پل دے
دردیں ہتھ رس سائیں

Marfat.com

٣٣

درد میں کچھ مزا نہیں ساقی   توبہ توبہ خدا خدا ساقی
میں تڑپتا رہا ہوں شام و سحر   عمر رو رو گزار دی ساقی
رحم آیا نہیں ذرا ساقی

تنہا رہا فغاں کرتا   فکر و غم میں چنیں چناں کرتا
بے بسی میں رہا سدا ساقی

ہی نے دیئے ہیں روگ مجھے   چھوڑ کر چل دیئے ہیں لوگ مجھے
دے کے دھوکا چلا گیا ساقی

دیا عشق نے بھرم اپنا   کر کے نقصان بیش و کم اپنا
اب نہیں کچھ بھی سوجھتا ساقی

عقل کی منزل ہوئی وبال مجھے   فکر نے کر دیا نڈھال مجھے
دردِ فرقت ہے غم فزا ساقی

Marfat.com

درد اندوہ گھنیرے کردے سول وہیرے
نس گیوں دل کھس سائیں

غم فرید ستایم ڈوکھڑا نیہڑا لایم
مونہہ سرپایم بھس سائیں

Marfat.com

درد و غم نے کیا ہجوم بہت — سوزِ دل نے مچائی دھوم بہت
دل مرا چھین لے گیا ساقی

غم نے مجھ کو فرید تڑپایا — ایسی دشوار راہ پر لایا
نہ ملا گرد کے سوا ساقی

Marfat.com

کافی

ماروُ مٹھل وَل مُکھڑا چھپایا
ڈُکھڑیں ڈکھایا دردیں مونجھایا

تانگھیں تپایا مونجھیں مُسایا   سُولیں ستایا۔ نیڑے ہرایا

آتن نہ بھاواں سنگیں رووایا   ڈھونڑیں دا ویڑھا۔ ڈھولن پرایا

سُنجڑی سسّی نوں جبلیں رُلایا   ہے ہے پنل ول پھیرا نہ پایا

پُوریں پرائیں دلڑی نوں تایا   پیڑیں پرائی سُکھڑا ونجایا

خوشیاں وہانیاں سانول سدھایا
گل گیا فریدا جوبن اجایا

Marfat.com

۳۴

پھر ستم گار نے مُنہ اپنا چھپا رکھا ہے
دردِ دل۔ رنج و الم اور بڑھا رکھا ہے

انتظار ایسا کرایا کہ قیامت ڈھادی
سوزِ الفت نے تو دیوانہ بنا رکھا ہے

ہم نشینوں نے مجھے ایسا ستا رکھا ہے
میرے محبوب کو بھی مجھ سے چُھڑا رکھا ہے

کبھی پھیرا نہ کیا یار پنل نے برسوں
بے نوا سسّی کو آوارہ بنا رکھّا ہے

دردِ دیرینہ نے آرام و سکوں چھین لیا
غیر کے سوز نے اب دل بھی جلا رکھّا ہے

نہ وہ خوشیاں نہ وہ راحت نہ وہ قُربِ محبوب
تو نے جوبن بھی فریدا اپنا گنوا رکھا ہے

Marfat.com

کافی

روہی وُٹھڑی ٹوبھا تار وے
آ مِل تو سینگا یار وے

تھئے تھلڑے باغ بہار وے — چو دھار گُل گلزار وے
کتھے چڑکیں دے چھنکار وے — کتھے مٹیاں ندے گھبکار وے
ڈیہنہ رات مینگھ ملہار وے — وچ پکھیاں ندے چو ہنکار وے
کتھے گاج دے دُھد کار وے — کتھے کھیمنڈے لسکار وے
ہئے سُکھ سہاگدے وار وے — گئے ڈوکھ وی آر وے پار وے
سینگیاں وسن گھر بار وے — لا گل سوہن دل دار وے
ہک میں اُلی اوّا سار وے — ڈوکھ سول نال وپار وے
توں بن فرید خوار وے — رت ہنجڑوں رووݨ کار وے

وَل جلد موڑ مہار وے
نا تاں مرویساں وارو وار وے

۳۵

روہی کی بارشوں سے تالاب بھر گیا ہے — اے یار آ کہ موسم کیسا نکھر گیا ہے

ٹیلے مہک رہے ہیں باغ و بہار بن کر — ہر سمت گل کھلے ہیں تھل کا سنگار بن کر

"چینڑکوں" کی اک طرف سے جھنکار آ رہی ہے — "مٹیوں" کی اک طرف سے گھبکار[لہ] آ رہی ہے

دن رات بادلوں سے پڑنے لگی پھواریں — پنچھی چہک رہے ہیں باندھے ہوئے قطاریں

بادل گرج رہے ہیں بجلی چمک رہی ہے — بوندیں برس چکی ہیں ہر شے دمک رہی ہے

دکھلا رہے ہیں جلوے ہار اور سنگار کیا کیا — منظر دکھا رہی ہے کاجل کی دھار کیا کیا

سکھ اور سہاگ کے دن اے یار لوٹ آئے — دکھ درد جا چکے ہیں دنیا سے منہ چھپائے

ہمجولیاں بھی خوش ہیں گھر بار شاد پا کر — سوتی ہیں دلبروں کو اپنے گلے لگا کر

اک میں رہی اکیلی دنیا میں بے ٹھکانہ — غم کا ملا ہے جس کو دریائے بیکرانہ

پھرتا ہے خوار تجھ بن تیرا فرید ہر سو — دن رات رو رہا ہے کمبخت خون کے آنسو

اچھا ہے یار جلدی باگیں ادھر کو موڑو
رشتہ نہ جسم و جاں کا بیدرد بن کے توڑو

لہ دودھ بلونے کی آواز

Marfat.com

کافی

وَہ وَہ دلبر دی یاری   لا یاری کرم نہ کاری

ہتھی روکھڑا رکھم بریت   نہ پچھدا حال حقیقت

نا سُنڈا ویدِن ساری

میں مٹھڑی ڈکھڑیں کٹھڑی   سے تیریں غمدیں چوٹڑی

دل لٹڑی سُولاں ماری

نہ ڈھڑم مٹھڑا مکھڑا   گیا ساوڻ صاف سلکھڻا

گئی موسم چیتر بہاری

Marfat.com

۳۶

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

یار بن کر کرے نہ دلداری

دور رہتا ہے بن کے خشک مزاج دل کی پوچھے نہ کچھ حقیقت آج

نہ سُنے سرگذشتِ بیماری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

غمزدہ! درد کا فسانہ ہوں تیرِ غم کا بھی نشانہ ہوں

میں ہوں اندوہ و رنج کی ماری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

دیکھ پائی نہ اپنا من موہن صادقؔ یوں ہی گزر گیا ساون

فصلِ گل بھی نکل گئی ساری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

Marfat.com

نہ کھوج نا کھوب اٹھاندے سب پرھت پندھ بھلاندے
دل رُل رُل رو رو ہاری

میں سندھڑی کیویں جیالاں پردیس نہیٹھی تن گالاں
ہتے روہی ڈیہنہ ملہاری

دل کھسدا بھیت نہ ڈسدا اُٹھی اوپرا دوروں ہسدا
لاہو ہو شہر خواری

ہک یار فرید اویڑا بیاس نناݨ دا جھیڑا
پئی پلڑے مونجھ موںجھاری

Marfat.com

نہ ملے اونٹ کے نشانِ قدم   تھل جبل بن گئے ہیں راہِ عدم

دل رہا محوِ گریہ و زاری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

سندھ میں وقت کیوں گنواؤں میں   تن کو پردیس میں جلاؤں میں

جبکہ روہی میں دن رہیں ملہاری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

چھین کر دل نہ دے وہ راز مجھے   غیر بن کر دکھائے ناز مجھے

شہر بھر میں ہے ذلت و خواری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

ایک تو یار ہے فرید عجیب   دوسری ساس نند میری رقیب

روز جھگڑے ہیں اور دل آزاری

واہ! دلبر کی دیکھ لی یاری

Marfat.com

کافی

ہے ہے یار بروچل ہک تل ترس نہ کیتا
کر کے سخت نمانی اپنے نال نہ نیتا
ہجر پیالہ ازلوں ہیں مٹھڑی لو پیتا
جیں ڈینہہ سجݨ سدھائے ڈکھ آیا سکھ بیتا
سول کللڑا کوجھا لوں لوں رگ رگ سیتا
اصلوں محض وسارئیس لا کر پریم پلیتا
روہ فرید نماڑاں
نالا کھاوم چیتا

۳۷

تنہا مجھے یاں چھوڑ کے اے یارِ دلآرا　　افسوس کیا ظلم نیارے سے نیارا
تو نے مجھے بیچارہ و بے مایہ سمجھ کر　　ہائے نہ لیا ساتھ کیا مجھ سے کنارا
مجھ ہجر کی ماری نے مگر روزِ ازل سے　　مئے ہجر کی پیتے ہی کیا ہجر گوارا
دکھ آیا تو سکھ چین مرا بیت گیا حیف　　اُس دن سے کہ جب دن سے مراد منت سہارا
وہ سوز ملا مجھکو مرے دوست کے ہاتھوں　　جسکو کہ مرے جسم کی رگ رگ میں اتارا
حیرت ہے کہ وہ بھول گیا مجھکو سراسر　　پہلو میں مرے چھوڑ کے الفت کا شرارا

کرتا ہوں فرید اب یہ دعا دشت و جبل میں
چیتا مجھے کھا جائے میں اس زیست سے ہارا

Marfat.com

کافی

بنڑ ہیں رانجھن ہوئی — رہا فرق نہ کوئی
جیں سنگ دلڑی پیت لگائی — آخر بنڑ گئی سوئی
ہیر سلیٹی چوچک بیٹی — ونج کس جا کھڑوئی
بیروں ہیرا تھیسی جیکر — سر ہیں راہ ڈیتوئی
پہلے کھا کر درد کشالے — اوڑک تھئی دلجوئی
شابس اصلوں مفس نہ ہاریوں — جتنا بار چتوئی
نہ کوئی سلک محبت دے وچ — مرنڑ توں آگے موئی
سیجھ سہاگ سُہایش تھی خوش — شام سندر سنگ سوئی
نال خیال انا دے جیں نے — میل دوئی دی دھوئی
سارے جگ وچ میں بک رہ گئی — ناتوئی نا اوئی
کھنیا منصور فرید ہمیشہ — جیں ایہہ راز لدھوئی

Marfat.com

۳۸

شوق رانجھن میں یوں ہوئی سرشار — فرق کوئی نہیں رہا زنہار
امتیاز اب نہیں من و تو میں — میں بھی تو بن گئی ہوں آخرکار
ہیر پہنچی ہے کس بلندی پر — اللہ اللہ! بلندیٔ کردار
وہی ہیروں میں ایک ہیرا ہے — سر کرے راہِ عشق میں جو نثار
پہلے کیا کیا کئے ستم اس نے — آخرِ کار بن گیا غم خوار
تو نے شاباش جی نہیں ہارا — جس قدر بھی پڑا ہے تجھ پر بار
مر گیا وہ جو موت سے پہلے — رازِ الفت سے ہو کے واقف کار
ہو گیا سیج کا سہاگ نصیب — خوابِ رنگیں تھا پہلوئے دلدار
میل جس نے دوئی کی دھو ڈالی — اس کے دل میں انا ہوئی بیدار
تو رہا ہے نہ کوئی اور رہا — میں ہی میں رہ گئی ہوں آخرکار
بن گیا اے فریدؔ وہ منصور — جس پہ رازِ انا ہوا اظہار

Marfat.com

کافی

آپے یار محبت چایم ڑی ورنج آپ کوں آپ اڑایم ڑی
سب ڈُکھاں سولاں دی ذات ملیم غم درد، اندوہ برات ملیم
بھیڑے ڈُکھڑیں مار مونجھایم ڑی
سوہنڑاں ہوت پنل چھڈ کیچ گیا گل سوز فراق دا پیچ پیا
جو لکھیا پلڑے پایم ڑی
ڈُکھاں ٹھل مار وا آ پیش گیا دل، جاں جگر تن ریش تھیا
تتی عشق اولڑا لایم ڑی
مینڈا یار پنل گیا کیچ روٹھا سر ظلمی نینہ جو مینہ وٹھا
رب ایڑے بار سہایم ڑی
ہک وار فرید نوں یار ملے سروں پنڈ ہجر دا بار ٹلے
جیندے کارن عمر گنوایم ڑی

Marfat.com

۳۹

آپ ہی بارِ محبت کا اٹھایا میں نے   آپ کو آپ ہی آفت میں پھنسایا میں نے

سوز کی عشق کے دربار سے بارات ملی   درد و اندوہ کی اور رنج کی سوغات ملی

دل کو دکھ درد سے غمگین بنایا میں نے

ہوت نوراہ نوردِ سفر کیچ ہوا   ہجر کا سوز گلے میں مرے، پُرپیچ ہوا

اپنی تقدیر کو آئینہ دکھایا میں نے

زندگی تھل کی مقدر تھی جو پیش آئی ہے   جان و دل میں مرے داغوں نے جگہ پائی ہے

بیوقوفوں کی طرح عشق لگایا میں نے

کیچ کا یار جو اب روٹھ گیا ہے مجھ سے   دامنِ صبر بھی اب چھوٹ گیا ہے مجھ سے

میرے اللہ بہت بار اٹھایا میں نے

اے فرید اپنا جو دلدار قریب آئے کہیں   ہجر کا بار مرے سر سے نوٹل جائے کہیں

جس کی خاطر سے بہت وقت گنوایا میں نے

Marfat.com

کافی

کون کرم نروار ‏ ‏ تیغ برہوں دی کُٹھیاں کُٹھیاں
انہد بین بجا من موہیس ‏ ‏ راول جوگی لُٹیاں لُٹیاں
راز حقیقی فاش ڈٹھوسے ‏ ‏ علم و عمل توں چُھٹیاں چُھٹیاں
عشق نہیں ہے آگ غضب دی ‏ ‏ دہانہہ کریندی ہٹیاں ہٹیاں
کلھڑی چھڈ کے کیچ سدھایوں ‏ ‏ الجھیں پلیندی اُٹھیاں اُٹھیاں
جام زہر دے ظلم قہر دے ‏ ‏ درد پلیندے گھٹیاں گھٹیاں

عشق فرید نہیں اجکل دا
روز ازل دے مٹھیاں مٹھیاں

Marfat.com

۴۰

کس سے انصاف کی رکھوں امید
تیغِ غم نے تو کر دیا ہے شہید

ایک جوگی نے من کو لوٹ لیا   بین پر گا کے نغمۂ توحید
جب حقیقت کا راز فاش ہوا   چھوٹی علم و عمل کی ہر تقلید
عشق وہ آگ ہے قیامت کی   تھک گئی کر کے نالہائے شدید
وہ چلا کیچ ! میں رہی تنہا   آنکھیں ملتی اٹھی بحسرتِ دید
جرعہ جرعہ برنگ قہر و غضب   درد پلوا رہا ہے زہر مزید

یہ نبا ہی ازل سے لائی ہوں
آج کل کا نہیں ہے عشق فرید

Marfat.com

کافی

ڈھڑی یار بھلائی
ہک تل ترس نہ آیو
پاگلواڑی سُنڑوں ڈیندیں نہ مکلایو
سہجوں کول بلھا کے کیوں جانی دل چایو
ہے ہے یار بروچل کیں ہیں توں بھر مایو
جے ہاوی اے نیّت کیوں ڈت یاری لایو
جان فرید نکھڑی
مفت ڈکھاں وچ پایو

Marfat.com

۴۱

دیکھ لی یار کی بھلائی بھی
اک ذرا بھی ترس نہیں آیا

صبح دم اُٹھ کے چل دیا چپکے — نہ وداع کی نہ مجھکو مکلایا[1]
پاس بٹھلا کے حیف ہے تو نے — ہجر کے غم میں اور تڑپایا
میرے محبوب مجھکو یہ غم ہے — کس نے میرے خلاف بہکایا
تھی یہی آپ کی اگر نیّت — گیت الفت کا کس لئے گایا

اے فرید اپنی جان کو تو نے
کس لئے مفت روگ لگوایا

---

[1] بمعنی پیدا۔

Marfat.com

کافی

کلھڑی رول ٹھیر گیوں — یار ولا ہوتے ہوتے واگاں

روہ جبلڑے او کھڑے — ڈو کھڑے نھلڑے جھاگاں

قدم قدم تے ڈھے پوواں — دلڑی بگڑیاں لاگاں

روہی وو ٹھڑی گھا تھئے — مٹڑیں بگڑیاں جاگاں

گاہیں سہتس سوائیاں — سے سے چرن کو راگاں

سندھڑی ڈو کھڑے گھاٹڑے — روہی ملڑے بھاگاں

لاٹے پھوگ پھولار یئے — رل مل چار دن ڈاگاں

ڈیہاں ڈوڑے ڈورا پڑے — راتیں روندیں جاگاں

سینگیاں سرتیاں مل ملا — سرخیاں کجل مساگاں

میلے ویس سہالو وے — پھیری کنڈھ سہاگاں

درد فرید اد جا ڑیا — ڈو کھڑے ڈم ڈو ہاگاں

Marfat.com

۴۲

میں! اکیلی! ملہیر! زار و نزار — یار جلدی ادھر تو موڑ مہار
راہ دشوار بے طرح بے ڈھب — کیسے اب جا سکوں گی تھل کے پار
ہر قدم اوفتادہ و بے بس — دل ہے کچھ اس طرح سے غم کا شکار
رہی بارش سے یوں ہوئی سرسبز — ہوگئی دودھ چھاچھ کی بھرمار
گائیں بوڑھی جوان "دودھیالی" — چر رہی ہیں نہیں ہے جن کا شمار
"سندھڑی"[۱] ہے تمام درد و الم — اور رہی تمام لطف و پیار
آؤ مل کر چرائیں گائے بھینس — ہر طرف ہے بہار "پھوگ[۲] پھلار"
رات کٹتی ہے ہجر میں رو رو — دن ہوں دُگنے عذاب میں دوچار
میری ساری سہیلیاں مل کر — سُرخی کاجل سے کر رہی ہیں سنگار
مَیلے مَیلے مگر میرے کپڑے — مجھ سے میرا سہاگ ہے بیزار
کیا بتاؤں فرید بربادی — دی ہے میرے دکھوں نے قسمت ہار

۱۔ علاقۂ سندھ ۲۔ تھل کے پودے

Marfat.com

کافی

ماڈی دلڑی اڑی ہوت پنل دی سانگ
سٹ کر خویش قبیلڑے سک سانول دی سانگ
رگ رگ زلف دی پیچڑے تانگ اجل دے سانگ
وہرے عشق مجازڑے حسن ازل دی سانگ
تانگھ فرید کوں رولدی
مارو تھل دی سانگ

Marfat.com

۴۳

رشتہ باندھے ہوئے ازل کیساتھ   اڑ گیا دل میرا "پنل" کیساتھ
توڑ کر رشتے رشتہ داروں سے   چل پڑی یار بے بدل کیساتھ
پیچ رگ رگ پہ زُلف نے ڈالے   جس طرح سانپ ہو اجل کیساتھ
دِل کو عشقِ مجاز بھُول گیا   عشق ہے شاہدِ ازل کیساتھ

اے فرید انتظار نے مارا
کر کے وابستہ مجھ کو تھل کیساتھ

Marfat.com

کافی

اسانوں رہن نہ ڈیندی
بگی پنل دی تانگ

کنڑیں ولدی روزازل دی برہوں سنائی بانگ
کٹھڑی مٹھڑی جاون لادی ڈنگڑی نینھ دے ناتگ
دلڑی دشمن سخت ستائے سینے چوبھڑی سانگ
یار بروچل پیچ سدھایا جالاں کیندے سانگ
ماروتھل دی پٹڑی لمبڑی
ڈسم فرید نہ ٹانگ

Marfat.com

۴۴

اس قدر تیرا انتظار ہے یار
دِل کو حاصل نہ امن ہے نہ قرار

روزِ ازل سے دل کے کانوں میں — ہو چکا بانگ عشق کا اظہار
پیدا ہوتے ہی مرمٹی ہوں میں — ڈس گیا مجھ کو ہائے عشق کا مار
دل وہ دشمن کہ میرے سینے میں — چبھ رہا ہے بصورتِ سوفار
یار تو بیچ سِدھار گیا — اب بڑھاؤں میں کس کیساتھ پیار

تھل فرید استقدر بسیط و عریض
جس کی منزل نہ جس کا کوئی کنار

Marfat.com

کافی

وے توں سانولا نہ مار نیناں دے تیر

انکھیاں تر کارن نت ُبکھیاں ہن پاپی بے پیر
زُلفاں مشکیں بجھ بجھ ڈیون ولڑی کوں تعزیر
تیڈے نال ہے سانول سوہناں دل لانوݨ تقصیر
ناز نہوڑے غمزے تیڈے مصحف دی تفسیر
کاکل پیٹاں نانگ ورادھا ڈھڑیں چڑھم سر پر
جھوکاں آن سولڑیاں سینگا نین لوڑ ہیندے نیر
پاہ ہنبھاہ او کار گیندی میں بیکھے اکیر
وو بھ کنوں تھئی دھرتی تھلڑی ساگی ملک ملہیر
جیسلمیر نرہائی مانوں تھی ڈوہیں کھنڈ کھیر
تھل چتر انگ اندر میں سسی بیلیں بیٹیں ہیر

Marfat.com

۴۵

یار ساول ! نہ مار آنکھ سے تیر

تیری آنکھیں تو سحر کی بھوکی ہیں — لڑنے بھڑنے میں ہیں بڑی بے پیر
باندھ کر دل کی دم بدم مشکیں — دی ہے زلفِ سیاہ نے تعزیر
ہے تیرے ساتھ دل لگانا بھی — اے مرے یار اک بڑی تقصیر
ناز و انداز و عشوہ و غمزہ — مصحفِ پاک کی بنے تفسیر
تیرے کاکل ہیں یا کہ مارِ سیاہ — جس سے جان و جگر ہیں لرزہ پذیر
آ کے میرے قریب ڈیرے ڈال — آنکھ برسا رہی ہے اشک کثیر
جس کو روندا ہے تیرے قدموں نے — میرے حق میں وہ خاک بھی اکسیر
تھل میں برسات اس قدر برسی — بن گئی ہے زمینِ ملک مبیر
ہوں رہائش پذیر جیسلمیر — دونوں لے دودست اہو کے شکر و شیر
تھل کی ریتی پہ سرگراں سسّی — اور دریا کی تلہٹی میں ہیر

Marfat.com

روزِ ازل دا تیڈڑا ساڈڑا　مال مویشی سیر
جانوݨ لا دا مِلک تساڈا　تن من سیس سریر
کوجھی کملی تیڈڑے ناں دی　نا کر یار کریر
مونجھاں دوست تے خوشیاں دشمن　سُکھ وَیری ڈُکھ وِیر
جانی جوڑ چلایو کانی　سندھ سندھ دیوچ پیر
ٻُدھ چُوچک ٻُدھ کھیڑے بھیڑے　توں ناں تھئی دلگیر
ڈیہو ڈیہنہ کوراڑا تھیوے　واہ سِکدی تاثیر
رو رو تنلیں پیایں ناسوراں　دِل وچ سو سو چیر
عُریانی دی خلعت مِلڑی　سُنج بر دی جاگیر

ہو بہو پھکڑ شہر خواری ساڈی ہے توقیر
غوث قطب سب توں توں صدقے کون فرید فقیر

Marfat.com

مال و دولت میں روز ازل سے ۔۔۔ تھا بہم اشتراک عالم گیر
ہاں جنم دن سے تجھ کو ہلک کیا ۔۔۔ اپنے تن من کے ساتھ سیس سریر
میں کہ وابستہ تیرے نام سے ہوں ۔۔۔ پیش آنا نہ از رہ تحقیر
رنج و غم دوست اور خوشی دشمن ۔۔۔ بن گئے میرے عشق کی تقدیر
دوست بن کر نہ یوں چلا کاتی ۔۔۔ ہے ہر اک جوڑ درد کی تصویر
بھاڑ میں جائیں چوچک و کھیڑے ۔۔۔ تو کسی بات پر نہ ہو دلگیر
ہو چلا سنگدل وہ روز بروز ۔۔۔ اللہ اللہ یہ جذب کی تاثیر
جوشِ گریہ سے پڑ گئے ناسور ۔۔۔ زخم آنکھوں میں دل میں صدہا چیر
دے کے مجھ کو لباسِ عریانی ۔۔۔ بخش دی مجھ کو دشت کی جاگیر
ہو گئی شہر شہر رسوائی ۔۔۔ آبرو کی ہوئی بہت تشہیر

تجھ پہ قربان غوث و قطب زماں
ایک بیچارہ کیا فرید حقیر

لہ تیر

Marfat.com

کافی

ماہی باجھ کللّیاں
دِلدار بغیر اَوَلّیاں

ماہی جھوک لڈائی ویندا سانگ ہجر دے ریلّیاں
ترس نہ آوے یک تل تینوں سخت غماں وچ گلیّاں
ویڑھا کھاوے آنگن نہ بھاوے اگ فراق دی جُلیاں
شرم ونجایم بھرم گنوایم رُلدی کوچے گلیاں
عشق فرید بہوں ڈوکھ ڈیسیم
اج کل موئی موئی بھلیّاں

Marfat.com

۴۶

بغیر دوست تو بیکار ہوں میں
جہانِ زیست سے بیزار ہوں میں

چلا باندھے ہوئے رختِ سفر دوست
پریشانِ فراقِ یار ہوں میں

تیرے دل میں نہ آیا رحم تل بھر
غم و آلام میں سرشار ہوں میں

مجھے لگتا ہے خوش آنگن نہ گھر در
کہ وقفِ ہجرِ شعلہ بار ہوں میں

بھرم باقی نہ دل میں شرم باقی
کہ رسوائے سرِ بازار ہوں میں

فریدؔ اس عشق کی آفت سے ڈر کر
عدم آباد کو تیار ہوں میں

Marfat.com

کافی

گوڑھیاں انکھیاں سدا متوالیاں
رت پیون کان اوباھلیاں

تن من بنھ بنھ قید کریندیاں رگ رگ وگ وگ پیچ اڑیندیاں
ایہے زلفاں دِلڑی کالیاں

جان و جگر وچ پاون داماں عشوے غمزے ناز خراماں
واہ نازک ریتاں چالیاں

کرن نہ ٹالے موہن مالے بینسر بول اتے کٹمالے
کیا پُھل ولے کیا والیاں

سارِم دلڑی ڈوکھڑی کُٹھڑی جنڈ جندڑی لٹڑی سُکھڑیں گھٹڑی
بیں اکھیاں دردوں آبیاں

کھوے کوچے شہر بازاراں ڈہن فرید کوں اجڑیاں باراں
ڈِنیاں برہوں مُلک نکالیاں

Marfat.com

۴۷

لال لال آنکھیں جو مستِ خواب ہیں
خون پینے کے لئے بے تاب ہیں

زُلفِ مشکیں کی سیہ کاری نہ پوچھ   کر گئیں کیا کیا دِل آزاری نہ پوچھ
کھا رہی ہر وقت پیچ و تاب ہیں

بن گئے جان و جگر کے حق میں دام   عشوے غمزے ناز اور لطف خرام
کتنے نازک عشق کے آداب ہیں

زیب تن جتنے ہیں زیور یار کے   بولے بنیسر ساختہ سنار کے
ظلم کے منجملہ اسباب ہیں

دل الگ محروم آرام و سکوں   جان در ماندہ الگ خوار و زبوں
آنکھیں برساتی الگ خوناب ہیں

کوچہ و بازار سے منہ پھیر کر   اے فرید اب پھر رہے ہو دربدر
عشق نے کیا کیا دیئے القاب ہیں

Marfat.com

کافی

ڈھولن تیڈی سک ڈھیر ہم   تانگھاں گھنیاں چائیں بھوں
کھپ کھپ کراں آہیں بھوں   تپ تپ اوٹن ٹھاہیں بھوں

کسی دل جہندے چاک ہے   جیڑا سدا غم ناک ہے
تن چور سینہ چاک ہے   سر ڈھوڑ موہنہ باہیں بھوں

لگا سخت ڈکھڑا روگ ہے   بے پیر دل نور جوگ ہے
تتی پئی بھوگیندی بھوگ ہے   رو رو کرے دہاہیں بھوں

ماہی پنل دلڑی لٹی   دل لٹ کے تھیا راہی پوھٹی
ول ول تھکی پھر پھر ہٹی   پوٹے لیاں کاہنیں بھوں

Marfat.com

۴۹

ہے میرے دل کو تیری چاہ بہت　　تک رہی ہوں میں تیری راہ بہت
کی ہے دن رات آہ آہ بہت　　تب سے تن ہو گیا سیاہ بہت

ہے میرے دل کو تیری چاہ بہت

اک گوالے نے کر دیا غم ناک　　تن ہے رنجور اور سینہ چاک
ڈال کر ہائے میرے سر پہ خاک　　کر دیا عشق نے تباہ بہت

ہے میرے دل کو تیری چاہ بہت

لگ گیا کیا میرے دل کو روگ　　مجھ پہ ہنسنے لگے ہیں سارے لوگ
میں ہوں اور اک جہانِ غم کا سوگ　　آنسوؤں پہ مرے گواہ بہت

ہے میرے دل کو تیری چاہ بہت

ہائے میرا پنل میرا ماہی　　دل مرا لوٹ کر ہوا راھی
کوئی ملتی نہیں ہے آگاہی　　ڈھونڈے بوٹے بہت گیاہ بہت

Marfat.com

جڈاں دل نوں تیری چاہ ٹھئی   ست سیجھ تھل ڈے راہ تھئی
سو نجبر کلھی بے واہ ٹھئی   چھڈ آ سرے واہیں بھوں

گزری فرید آخر عمر   آئی نہ دلبر دی خبر
ڈھونڈھاں جنگل جھر بر بحر   تک تک رہاں راہیں بہوں

Marfat.com

جب ہوئی چاہ تیری بیکل کو   سیج کو چھوڑ کر چلی تھل کو
نہ رہے آسرے گھڑی پل کو   جن کو سمجھی تھی خیر خواہ بہت

ہے میرے دل کو تیری چاہ بہت

عمر گزری فرید آخر کار   کوئی لایا نہ مژدۂ دلدار
بحر و بر ڈھونڈتی رہی ہر بار   یعنی تکتی رہی ہوں راہ بہت

ہے میرے دل کو تیری چاہ بہت

Marfat.com

کافی

ڈُکھڑے پُکھڑے آیم
خوشیاں بھاونڑوں رہیاں

چاندریاں راتیں برھوں براتیں سیاں کھیڈنڑ گیاں
رت ساون دی مینھ برساتیں رَل مِل ڈھانوڑ پیاں
روزِ ازل دے وارث ساڈا توں ہیں رانجھن سائیاں
وِسریم سارا راج بہانہ وِسریاں سنگیاں سیّاں
سَکڑے سوہرے خویش قبیلے سٹ کر تیڈڑی تھیاں
سینگیاں سُرتیاں شہر سہاون میں وت پوٹے لیّاں
عشق فرید کوں خلعت ڈِتڑی
مونہہ سر جھنبڑ چھیاں

Marfat.com

۴۹

جبکہ دکھ ہی ملا ہو قسمت میں — کیا خوشی مجھکو عیش و عشرت میں
کھیلتی ہیں سہیلیاں میری — چاندنی رات کی لطافت میں
رت وہ ساون کی جھوم کر آئی — سب نہاتے ہیں ابرِ رحمت میں
مینہ میں خوش خوش نہاتی پھرتی ہیں — اپنی ہم جولیوں کی سنگت میں
تو ازل سے ہے مالک و مختار — میں گرفتار تیری الفت میں
ذہن سے بھی اُتر گئے ماں باپ — سب فراموش تیری صحبت میں
اقربا خویش چھٹ گئے سارے — جانِ من! اک تیری محبت میں
میری ہمجولیاں ہیں شہر میں خوش — میں پریشان دشتِ وحشت میں

عشق نے گرد و ہول بخشی ہے
خوش فرید اس طرح کی خلعت میں

Marfat.com

کافی

سوہنیاں رمزاں تیریاں ڈھانودیاں
سانوں گھبھڑی چڑتک لانودیاں

چشماں جادو قہر قیامت ہوش حواس بھلانودیاں
ابرو قوس تے مژگاں کیبر ظلمیں چوٹ جلانودیاں
چڑھن تنکار نہ مڑدیاں ہرگز زلفاں صید پھہانودیاں
چالیں نازدیاں دلنوں موہندیاں حکمیں برہوں نچھانودیاں
نیناں تیز نگاہ دیاں ہردم لال لہو وچہ دہانودیاں

عشق فرید کئی گھر گالے
سہنس پیاں ترڑ پھانودیاں

Marfat.com

۵۰

تیری کیا کیا ادائیں بھاتی ہیں　　چوٹ دل پر عجب لگاتی ہیں

تیری آنکھیں ہیں یا کوئی جادو　　ہوش بے ساختہ بھلاتی ہیں

قوس ابرو سے تیر تر مژگاں　　تیر کس ظلم کے چلاتی ہیں

تیری زلفیں شکار آمادہ　　صید کو بے طرح پھنساتی ہیں

دل مرا موہ کر تری چالیں　　حکم اپنا سدا چلاتی ہیں

تیر تیری نگاہ کی تیغیں　　خون رنگین میں نہاتی ہیں

گھر کیے عشق نے تباہ فرید

سینکڑوں پیچ و تاب کھاتی ہیں

Marfat.com

کافی

ہے صدقے گھولے یار توں
ایہو جیڑا نینھ پنناں

شالا حسن جوانی مانڑے مٹھڑی دل دا اونّاں
پھل نیڈے چتر انگڑی تیڈے ملک ملہیر دا ونّاں
ڈکھ دا حال نہ بھیوم پورا چتراں سو سو پنّاں
جے توں آویں تن من ڈیساں پیر پرم دا چھنّاں
بیعت کرکے عشق گڈھایم علم و عمل توں بنّاں
سونہڑے دے وچ وصف فادی ہیں اے گالھ نہ منّاں
برہوں فرید بھیوسے ساتھی
سب شئے توں جی بھنّاں

Marfat.com

۵۱

دل کہ پروردۂ محبت ہے
تجھ پہ قرباں بصد عقیدت سے

خوب گزریں ترے شباب کے دن — یہ دُعا کتنی خوبصورت ہے
تو ہے ملکِ ملہیر کا راجہ — تیرا اقبال! تیرا باغ جنت ہے
میں لکھوں حالِ دردِ دل کب تک — درد تو درد بے نہایت ہے
اپنا تن من تمہارے قدموں پر — بس کہ نذرانۂ محبت ہے
مجھکو علم و عمل سے کیا مطلب — بیعتِ عشق حب سلامت ہے
حسن والے کریں وفا ہم سے — یہ سراسر خلاف فطرت ہے

سب سے بیزار ہو چکا ہوں فرید
اب فقط ہجر سے رفاقت ہے

Marfat.com

کافی

نام اللہ دے پاندھیڑا

میڈا اے سنہڑا حبا

آکھیں بیٹھ گھت درد وہ پریت کوں یار نہ وڈڑا لا
جیویں جیویں کنڈھ ڈے گیا ہیں اونویں منہ ڈے آ
ہے ہے ظالم نیت مُرادی کھوٹے کھوٹ کما
چالیں پیچ فریبیں والی ڈھولن ریت وٹا
کر کے سنگت سانگ بیگانے بیٹھوں من پرچا
بیا ہے کون کہیں دا توں ہی ساڈے بار اٹھا
سس ننانڑاں مارم طعنے مہنیں ڈیوم ما
آکر ماہی دیدیں ویرے دل وچ جھوکاں لا
ناں کڈھ گالہیں نہ ڈے منڈٹرے واتوں سمجھ الا

Marfat.com

۵۲

بنام خدا اے مسافر ذرا

مرا ایک پیغام تو لے کے جا

دغاباز محبوب سے عرض کر   نہ سچی محبت کو بٹہ لگا

گیا مجھ سے تو جیسے منہ پھیر کر   اسی ڈھب سے اب آ کے مکھڑا دکھا

ستمگار! ملنا ہے نیّت کا پھل   نہ اب کھوٹ تو مجھ سے اتنا کما

یہ چالیں یہ چالاکیاں چھوڑ دے   رویّہ بدل ٹھیک رستے پہ آ

لگا کر کے اغیار سے دوستی   بس اپنا تو من تو نے پرچا لیا

ہے تیرے سوا آج دنیا میں کون   تو ہی بوجھ اب دوستی کا اٹھا

میرے حال پہ رشتہ داروں کے طعن   لگی کہنے ماں بھی برا اور بھلا

میرے دل کی دنیا میں آباد ہو   نگاہوں میں تو آ کے ڈیرے لگا

ندے اپنے منہ سے مجھے گالیاں   سمجھ سوچ کر بات کرنا ذرا

Marfat.com

کافی

باری لایو، لا نہ جانو — محض نہ آ بوڑا
جھور جھرُتے جندا جو کھول — ڈُبتر ڈُس ماس سوکا
ڈھڑڑے باجھوں کیویں جتَراں — برہوں لگا ہڈ ڈُتا
سکھڑیں نال ڈُے یار آلا نبھے — کر کجھ کان ڈُ حیا
سوہنی نال نبھاوے ہر کوئی — کوجھی نال نبھا
جلدی آویں ناں چِر لاویں — ساہ تے نہم دِیا
ڈُے کر ساڈی باہنہ سراندی — سوہے سیجھ سُہا
تیں کن سانول دلڑی آپے — آ دیچم سر چا
بیٹھائی گُذران نہ بھلی — بھڑ پیا کوڑ نبھا
جاڑھیں توڑ نہ رہ وچ رولیں — رکھیں یاد وفا
انگن فرید دے بھورل جانی — سہجوں آبوں پا

Marfat.com

۵۳

محبت لگا کر نہ جانا مگر — نبھانے کا اس کے طریقہ ہے کیا
محبت تو ہے جان جوکھوں کا کام — دیا ماس تک جس نے میرا لکھا
جیوں کس طرح تجھکو دیکھے بغیر — گئی استخواں گر گئی ہے سب کھا
نہ دے مفت میں مجھکو طعنے نہ دے — خدا کے لئے کچھ تو شرم و حیا
نبھانا حسینوں سے ہے ہر کوئی — مگر ہم سے بد صورتوں سے نبھا
بھلا زندگانی کا کیا اعتبار — نہ اب دیر آنے میں اپنے لگا
بنانے کو تکیہ مری بانہہ کو — کسی دن مری سیج کو آ سجا
تیرے ساتھ بیچا دلِ زار کو — کسی کا کوئی اس میں ایمان نہ تھا
یہ نا اتفاقی نہیں ہے درست — یہ جھوٹا نباہ بھاڑ میں جھونک آ
نہ جانا مجھے راہ میں چھوڑ کر — رہے یاد تمھکو ہمیشہ وفا
فریدؔ! استدعا کر کہ "اے دلربا — قدم رنجہ کر میرے آنگن میں آ"

Marfat.com

کافی

جند سولاں ندرے وات نیں ڈتری برہوں برات نیں
کڈیں ڈینہہ ڈوکھاندا سرتے کڈیں عماں دی رات نیں
نول تلیندی سیجھ سڑیندی جلدیں تھی پربھات نیں
روندیں عمر وہائی ساری یار نہ پایم جھات نیں
پنل ہے مسجود ولیس دا دین ایمان دی بات نیں
احد تے احمد فرق نہ کوئی واحد ذات صفات نیں
حسن پرستی تے مے خواری ساڈی صوم صلوت نیں
فقر فنا دا راہ اڑانگا ہن لکھ لکھ آفات نیں
ٹھڈڑے ساہ تے ہار ہنجوں دے ڈتڑی عشق سوغات نیں

ساڈے سول فرید دی سنگت
درد کشالے سات نیں

Marfat.com

۵۴

دل ہے کہ مرا سوزِ محبت میں پھنسا ہے
یہ عشق کی سرکار سے انعام ملا ہے

ہے سر پہ کبھی چھایا ہوا روزِ محبت
ڈالی ہوئی شب نے کبھی آفت کی رِدا ہے

آتش کی طرح جلتا ہوا میرا بچھونا
شب گزری کہ درِ صبحِ قیامت کا کھلا ہے

اس نے نہ کبھی میری طرف جھانک کے دیکھا
اک عمر کا حصہ مرا رونے میں کٹا ہے

محبوب ہے مسجودِ محبت کے دلوں کا
سچ یہ ہے کہ عشاق کا وہ قبلہ نما ہے

دیکھو تو ذرا غور سے احمد کو احد کو
ذات اور صفات ایک ہیں کیا فرق رہا ہے

ہے صوم و صلوٰت اپنی مے و حسن پرستی
آزادی و رندی مری قسمت کا لکھا ہے

ہے راستہ دشوار بہت فقر و فنا کا
ہر گام پہ آفات کا اک جال بچھا ہے

سرد آہ مری ہار مرے اشک رواں کے
اس عشق کی سوغات ہے تحفہ ہے عطا ہے

ہمدم ہے فرید اپنا اگر سوزِ محبت
تو دردِ دروں بھی مرا دمساز ہوا ہے

Marfat.com

کافی

میکو کلہڑا چھوڑ تے وینديں کیندے سانگ
قطرہ محض گکیس نہ آیو لایو ہجر دی سانگ
تھل ماروا پینڈا سارا تھئیم ہک پلہانگ
جے نیئں ناسیں دیوچ ساہم رہنم نبڈڑی تانگ
جاوݨ لادی برہوں شنایم کینئں ڈوکھاندی بانگ
صدقے کیتے ہیں نلنہہ کولہوں کھادم کالڑا نانگ
چھوٹے وقت کوارے ویلے لگڑام تبڈڑا ڈانگ
یہیں ہال کیڑھے باغ دی مولی گئی رل موئے ہیں وانگ
گھمر گھیر فرید کپر دے
نہ ترڈسم نہ ٹانگ

Marfat.com

۵۵

میں اکیلی رہوں اداس اداس — مگر تو جا رہا ہے کس کے پاس

مار کر دل پہ ہجر کی برچھی — نہ ہوا تجھ کو ظلم کا احساس

ایک دو گام وسعت صحرا — کس قدر مختصر ہے میرا قیاس

جان جب تک ہے جسم خاکی میں — ہے ترا انتظار بے وسواس

پیدا ہوتے ہی غم کی بانگ سنی — مجھ کو میرا جنم نہ آیا راس

اس غم عشق سے تو بہتر تھا — سانپ کھا جاتا میرے تن کا ماس

کم سنی میں تمہاری الفت کا — لگ گیا داغ غم کا ستیاناس

میں بھلا کون مٹ کے خاک ہوئے — کتنے میری طرح عوام الناس

ایسے گرداب میں پھنسا ہوں فرید
کوئی ساحل نہ مخلصی کی آس

Marfat.com

کافی

درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا
ہجر فراق دے تیر دل نوں مار مونجھایا
عشق ہے ڈکھڑے دل دی شادی عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر جیں کل راز سمجھایا
اے دل مٹھڑی گندڑی مندڑی جالوں لادی برہوں دی بنڈری
ازلوں تانگھ دا تیر جانی جوڑ چو نبھایا
ناز تبسم، گھٹڑے ہاسے چالے پیچ فریب دلاسے
حسن دے چار امیر جنہاں چو گوٹھ نوایا
مٹھڑی پالی، سدا متوالی مینہ وسراند تے والی آلی
روہ دا رنگ ملیر ونیدا بخت ولایا
تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں ہبھوں خشکی حیاتی سوکاں
سند نمانڑی کھیڈ مولا ناڑ وسایا

Marfat.com

۵۶

درد ہے درد اندرون ہمدم　　جس نے بیحد ہمیں ستایا ہے
دل تو اک صید ہے زبوں ہمدم　　ہجر نے تیرے آزمایا ہے
عشق ! مغموم دل کی شادی ہے　　عشق مرشد ہے عشق ہادی ہے
عشق ہے پیر رہنموں ، ہمدم　　جس نے راز نہاں سمجھایا ہے
اے دلِ زار کیا حقیر ہے تو؟　　ہجرِ محبوب میں اسیر ہے تو
غم ازل سے ملا فزوں ہمدم　　ناوکِ انتظار کھایا ہے
ناز و انداز و غم زدہ عشوہ　　چال مکر و فریب اور شیوہ
ہیں یہ چاروں "ابیّریوں" ہمدم　　ایک عالم کو لا جھکایا ہے
خوب روہی میں ابر برسا ہے　　زینت ہر سمت روح افزا ہے
وہ کہ تھا وقت واژگوں ہمدم　　رشک فردوس کر دکھایا ہے
پھر ہے مسکن فرید کا آباد　　پیڑ سرسبز! اک جہاں دلشاد
دودھ وافر ہے ان دنوں ہمدم　　تاڑ مولا نے پھر بسایا ہے

Marfat.com

کافی

اج رنگ رخ تے ولیا ہے
متاں ماہی ماہنوں گھلیا ہے

جنگل بیلے سبزی چھائی — رونق روز بروز سوائی
رل مل سیاں ڈیون وہائی — رانجھن توں توں رلیا ہے
کانہہ کھیلے خنکی چھائی — چائی لیاندے پور للائی
گل پھل کردے حسن نمائی — سکھ ملیا ڈکھ ٹلیا ہے
رانجھن جوگی مٹھڑا ماہی — میں بے واہی واہے واہی
روز ازل توں اسدی آہی — جیں دلڑی نوں ٹلیا ہے
ڈھولن ڈتی بانہہ سراندی — سس نناں ٹھٹی درماندی
کھیڑیں بھیڑیں حسرت آندی — کوئی گلیا تے کوئی جلیا ہے
ماہی کیتے جھوکیں ڈیرے — بھٹے ہن میرے بھاگ بھیڑے

Marfat.com

۵۷

چہرے پہ نیا رنگ نیا روپ ہے چھایا
شایدکوئی قاصد مرے محبوب سے آیا

سرسبز ہوئے دشت و دمن دامنِ صحرا
ہر روز ہوا رنگ ہے ہر روز تماشا

سکھیاں دیتی ہیں مبارک مجھے کیا کیا
جو عشق تھا رانجھن کا وہ رگ رگ میں سمایا

جنگل کے وہ سرکنڈے ہرے ہو گئے سارے
اللہ رے! یوں کے وہ رنگین نظارے

پھولوں کے وہ در پردہ محبت کے اشارے
دکھ درد تو رخصت ہوئے سکھ نے دکھایا

رانجھن جو محبت میں مری بن گیا جوگی
اب تکیہ گیہ عشق ہے وہ عشق کا روگی

ہاں روزِ ازل سے مری قسمت یہی ہوگی
بے ساختہ رانجھن مرے دل میں ہے در آیا

ڈھولن نے جو دی بانہہ ذرا میرے سرہانے
سس ناند لگیں کرنے کئی غم کے بہانے

کھیڑے بھی لگے حسرت و ارمان دکھانے
جل بل گیا اس رنج میں کیا اپنا پرایا

آیا ہے خوشا بخت مرے پاس وہ جانی
ہو سکتا ہے کون آج مرے بخت میں ثانی

Marfat.com

باغ خوشی دا پھلیا ہے   ہتھ گانے سر سوہندے سہرے
گذریا ویہلا وقت ڈُکھاندا   تھیوے سُولی کنوں جی واندا
یار فرید ملیوم دل بھاندا
بخت اساڈوں ڈھلیا ہے

Marfat.com

سر پہ مرے سہرے ہیں تو ہاتھوں میں ہے گانی[۱] — خوشیوں کا مرا باغ ہے جو بن ہی پہ آیا
صد شکر ملی سوزِ محبت سے رہائی — وہ وقت گیا جس کی کہ دیتے تھے دہائی
محبوب فرید ایسا ملا مجھ کو فدائی
جیسے مرے سر پہ مرے بخت کا سایہ

---

۱ بوقت نکاح ایک دھاگہ دولہا اور دلہن کی کلائی پہ باندھا جاتا ہے۔

Marfat.com

کافی

عشق اولڑی چال بھلا یار وے
یاریاں لاونڑ سر منگدیاں

زلفاں دلئوں یاولن چالی　　اکھیاں کردیاں مست موالی

ناز نگاہاں دے نال بھلا یار وے　　برہوں پھندیاں نہیں سنگدیاں

چشماں قہری رمزاں وَبری　　اکھیاں ظالم دید لٹیری

ڈیون جندڑی گال بھلا یار وے　　سرہوں بہادر ہن جنگدیاں

نازک چالیں یار سجن دیاں　　موہنیاں گالہیں من موہن دیاں

Marfat.com

۵۸

عشق کی چال ہی نرالی ہے　　پائمالی ہی پائمالی ہے
عشق آساں نہ اس میں آسانی
دوستی مانگتی ہے قربانی

دل پہ زلفوں نے دام پھیلائے　　مست آنکھوں نے جام چھلکائے
نگہِ ناز ایسی ڈالی ہے　　درد کی ہو گئی فراوانی
دوستی مانگتی ہے قربانی

چشم قاتل ہے رمز دشمن ہے　　آنکھ ظالم ہے دید رہزن ہے
زندگی تلخ تر بنا لی ہے　　اُف نگاہوں کی جنگ سامانی
دوستی مانگتی ہے قربانی

چالیں دلدار کی سجیلی ہیں　　باتیں من موہنی رسیلی ہیں
دل کی منظور پائمالی ہے　　ہر گھڑی کر کے عزم جولانی

Marfat.com

کرن دلیں پامال بھلا یار وے — ہر ہر آن کھڑیاں تنگدیاں
چھیری طرزِ ڈکھاوݨ اکھیاں — زلفاں تیل پھلیل دِباں مکھیاں
گھندیاں جی جنجال بھلا یار وے — زورے رگ رگ نوں ڈنگدیاں
عشق فرید کشائے کھلّے — آس امید تسلّے بھلّے
کوڑا وہم خیال بھلا یار وے — ڈُھڑیاں پیتاں دل سنگدیاں

Marfat.com

چشم جاناں ہیں کیف کا جادو زلف مشکیں ہیں عطر کی خوشبو
جی کا جنجال زلف کالی ہے کر گئی ڈس کے زہر افشانی

دوستی مانگتی ہے قربانی

عشق نے کی فرید غم بخشی ساتھ اُمید کی کرم بخشی
پیت تو نقش اک خیالی ہے ذات ہے جس کی جانی پہچانی

Marfat.com

کافی

ہن یار سانوں ہوڑ کو ہنیں ھذا جنون العاشقین
ہے اونہ آسنت ونہ ایں ھذا جنون العاشقین
ٹھل بزتی رُلدی ہے کیوں سدھ واٹ نوں بُھلدی ہے کیوں
یار است ہمدم ہمنشیں ھذا جنون العاشقین
کیا نازکیا گلزار دے کیا یار کیا اغیار دے
اُورا بداں اُورا بہ بیں ھذا جنون العاشقین
مذہب وجودی فرض ہے ہُوکل اجائی غرض ہے
دیدیم باچشم یقیں ھذا جنون العاشقین
ڈینہہ ہجر دے مُوکلا گئے ویہلے وصال دے آگئے
جانم بجاناں شد قریں ھذا جنون العاشقین
ہنیں قال بیشک حال ہے پیپل اساڈے نال ہے

Marfat.com

۵۹

محبوب بن کوئی نہیں — ھذا جنون العاشقین
بے او نہ آنست و نہ این — ھذا جنون العاشقین
پھرتی ہے ھل میں آہ کیوں — ہونے لگی گم راہ کیوں
یا راست ہمدم ہمنشیں — ھذا جنون العاشقین
گلزار کیا ہے ناز کیا — اغیار کیا ہیں یار کیا
اورا ابداں اورا ببیں — ھذا جنون العاشقین
مذہب وجودی خوب ہے — دل کو سوا مرغوب ہے
دیدیم با چشم یقیں — ھذا جنون العاشقین
دن ہجر کے جب جانے لگے — دن وصل کے آنے لگے
جانم بجاناں شد قریں — ھذا جنون العاشقین
محبوب کی کیا بات ہے — ہر وقت میرے سات ہے

Marfat.com

نازک مزاجِ نازنیں ھذا جنون العاشقیں
واہ عشق ڈِتڑی ڈات ہے تھئی رات سبھ پربھات ہے
شد فرش دل عرشِ بریں ھذا جنون العاشقین
خلقت کوں جبندی گول ہے ہردم فریدؔ دے کول ہے
سوگند پیر فخرِ دیں ھذا جنون العاشقین

Marfat.com

نازک مزاجِ نازنیں
هٰذا جنون العاشقیں

کیا عشق کی سوغات ہے
ہر رات ہی "پربھات" ہے

شد فرش دل عرشِ بریں
هٰذا جنون العاشقیں

لوگوں کو جس کی جستجو
ہے وہ فریدؔ کے روبرو

سوگند پیرِ فخرِ دیں
هٰذا جنون العاشقیں

Marfat.com

کافی

تھئی تابع خلقت سب   تاں وی کیا تھی پیا   ہئی گم تھیوݨ مطلب
تیڈا ارشد ارشاد وی تونڑے   وچ پہنا عجم، عرب
تاں وی کیا تھی پیا
پڑھ پڑھ بید پوران صحائف   پیا سکھیوں علم ادب
تاں وی کیا تھی پیا
سارے جگ تے حکم چلانویں   پاتشاہی دا منصب
تاں وی کیا تھی پیا
دنیا دے وچ عزت پایو   گیوں عقبے نال طرب
تاں وی کیا تھی پیا
سنی پاک تے حنفی مذہب   رکھیو صوفی دا مشرب
تاں وی کیا تھی پیا

Marfat.com

۶۰

عالم ترا سب تابعِ فرماں ہے تو پھر کیا
چرچا ترا ہر ملک میں ارزاں ہے تو پھر کیا

شہرت تری جا پہنچی عجم اور عرب میں
تو بڑھ گیا پڑھ پڑھ کے بہت علم و ادب میں
توحید کا ماہر تو ہمہ داں ہے تو پھر کیا

چلتا ہے ترا حکم اگر زیر و زبر پر
اس عالمِ نیرنگ کے اک ایک بشر پر
مانا کہ تو شاہنشہِ دوراں ہے تو پھر کیا

دنیا کا تجھے رتبۂ عالی بھی ملا ہے
جس وقت چلا شان سے شوکت سے چلا ہے
عقبےٰ کی مسرت بھی فراواں ہے تو پھر کیا

سنی ترا ایمان ہے کہ حنفی ترا دیں ہے
صوفی ترا مشرب ہے تصوف کا امیں ہے
پا لینا تجھے یار کا آساں ہے تو پھر کیا

تو غوث ہے تو قطبِ زمانہ ہے ولی ہے
مخفی نہیں عالم سے لقب تیرا جلی ہے

Marfat.com

وچہ آثار افعال صفاتیں جے یار گھدو ہی لبھ
تاں وی کیا تھی پیا
غوثی قطبی رتبہ پاتو تھیوں شیخ شیوخ لقب
تاں وی کیا تھی پیا
شعر فرید تیڈا اوبخ ہلیا ہند مارڑ دکھن پورب
تاں وی کیا تھی پیا

Marfat.com

تو شیخ حرم صاحب ایماں ہے تو پھر کیا

ہے شعر کی برکت سے زمانہ ترا محرم ہے دھوم فریدا تیری پورب ہو کہ پچھم

واقف تیرا بھارت ہے، کہ ایراں ہے تو پھر کیا

Marfat.com

کافی

ہکو الفَ میموں بر مانوم ڑی
تی بے تے ول نہ بھاوم ڑی

سوہنْیٛ وحدت پرم پرتیاں نیں ذوقی گھاناں عشقی گیتاں نیں
کوجھی کثرت کوجھاں زتیاں نیں دِل غیروں غیرت کھاوِم ڑی

ہر چالوں نازنواز ݙسے سب حسن ازل دا راز ݙسے
کل عالم عالم ساز ݙسے ہکو نور نظر وچ آوِم ڑی

غیریت محض محال ݙسے چو طرفوں حسن جمال ݙسے
ہر ویلہے وصل وصال ݙسے ݙینہہ رات پنل گل لاوِم ڑی

Marfat.com

۶۱

اک الف مجھکو یار بر مائے

بے تے اصلا مجھے نہیں بھائے

مجھکو وحدت سے ہے پریت بہت　　یاد ہیں عاشقی کے گیت بہت

کو جھی کثرت کی کو جھی ریت بہت　　غیرت غیر دل کو تڑپائے

اک الف مجھکو یار بر مائے

چال میں ناز دیکھتا ہوں میں　　حسن کا راز دیکھتا ہوں میں

عالم ساز دیکھتا ہوں میں　　ہر طرف نور اک نظر آئے

اک الف مجھکو یار بر مائے

غیریت کو محال دیکھتا ہوں　　ہر چہار جانب جمال دیکھتا ہوں

ہر گھڑی میں وصال دیکھتا ہوں　　رات دن وہ گلے سے لگ جائے

اک الف مجھکو یار بر مائے

Marfat.com

کیوں کردی ہار سنگار موٹھی — کیوں سرخی کجلہ دھار موٹھی
جے جاناں سانول یار موٹھی — ول ملک ملہیر سدھاوم ڑی

تھا درد جدید شدید تھیا — ہر روز اسے سوز مزید تھیا
ہکے دید فرید خرید تھیا — بن ڈھولݨ گھرور ناوم ڑی

Marfat.com

کیوں کیا میں نے ہائے ہار سنگار　　کیوں لگائی ہے کا جلوں کی دھار
میں اگر جانتی کہ میرا یار　　"جا کے ملہیر جلوہ فرمائے"
اِک الف مجکو یار رہ برمائے

دردِ تازہ مجھے شدید ہوا　　روز سوزِ جگر مزید ہوا
وقتِ رنج و الم فرید ہوا　　گھر مجھے یار بن غضب ڈھائے
اِک الف مجکو یار برمائے

Marfat.com

کافی

بُٹھ گھنت۔ کوڑ، نکھڑے ہک حق کوں یاد کر
بھی کر کہلارت پوں تے کر دیں دہانڑ فریاد
باجھوں احد حقیقی محض خراب آباد
حسن مجازی کوڑا ہے فانی برباد
کتھ مجنوں کتھ لیلیٰ کتھ شیریں فرہاد
کل شے بغیر خدا دی ہالک بے بنیاد
باجھ محبت ذاتی کوجھا شور فساد
مرشد فخر جمال نے کیتم اے ارشاد
عارف ابن العربی ساڈا ہے استاد
سمجھ فرید ہمیشہ
رہو غیر دوں آزاد

Marfat.com

۶۲

چھوڑ دے باتیں نکمی اور فضول
سب سے افضل تر خدا کی یاد ہے

جسمِ خاکی پر تو دیوانہ ہوا
رات دن کرنے لگا فریاد ہے

یہ حقیقت ہے کہ جز ذاتِ احد
یہ جہاں سارا خراب آباد ہے

یہ مجازی حُسن ہے سارا فریب
ایک دن فانی ہے اور برباد ہے

ہے کہاں لیلیٰ کہاں مجنوں غریب
ہے کہاں شیریں کہاں فرہاد ہے

عالمِ اجسام جز ذاتِ قدیم
بے بقا ہے اور بے بنیاد ہے

ذاتِ باری کی محبت کے سوا
بے حقیقت عشق کی روداد ہے

مرشدِ کامل مرا "فخرِ جہاں"
کر چکا مجھ سے یہی ارشاد ہے

ابنِ عربی عارف شب زندہ دار
وہ ہمارا باطنی اُستاد ہے

اہلِ دنیا جس کو کہتے ہیں فرید
الغنیِ اغیار سے آزاد ہے

Marfat.com

کافی

کیویں تُوں خِرد تے جُز سڈا ویں
تو کُلی توں کُلّ

باغ بہشت دا توں ہیں مالک　　خود بلبل خود گُل
عرش وی تیڈا فرش وی تیڈا　　توں عالی اَنمُل
چڑھ داریں منصور دے بھائی　　کرن عجب غل غل
روح مثال شہادت توں ہیں　　سمجھ سونجاݨ نہ بھُل
دنیا عقبےٰ برزخ اندر　　ناہیں تیڈا ثانی تُل

یار فرید ا کول ہے تیڈے
ناں بے ہودہ رُل

Marfat.com

۹۳

تجھکو "جز" کون کہنے والا ہے
توہی کُل توہی جزو اعلیٰ ہے

توہے باغِ بہشت کا مالک
توہی بلبل ہے توہی لالہ ہے

عرش اور فرش دونو تیرے ہیں
توہی عالی قدر ہے اعلےٰ ہے

چڑھ کے منصور کی طرح سولی
لب پہ یاروں کے غل ہے نالہ ہے

توہے روحِ مثال وجانِ شہود
بے خبر کتنا بھولا بھالا ہے

خواہ دنیا ہو خواہ عقبےٰ ہو
ہر جگہ تیرا بول بالا ہے

ڈھونڈتا ہے جسے فریدؔ مدام
وہ ترے پاس رہنے والا ہے

Marfat.com

Marfat.com

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط لفظ	صحیح لفظ
۱۱	۴	صحافیوں	کاتبوں
۱۵	۷	روز	ہر روز
۸۴	۵	دوڑ	دوڑ
۹۵	۹	ہیں	ہیں
۹۶	۷	بارو	مارو
۹۷	۱۱	ٹکر	کر
۱۰۵	۲	بیں	ہیں
۱۰۶	۱	بیٹے	پیٹے
〃	۹	بھڑی	پھٹڑی
〃	〃	نتی	پھونتی
〃	〃	مو	مر
〃	۱۱	ٹیڑے	ٹبڑے
۱۰۸	۱	عاگی	ساگی
〃	۳	سوسعدے	شرسمدے
۱۰۹	۱	ہوتے	ہوئے

Marfat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط لفظ	صحیح لفظ
۱۱۲	۵	نتھیوے	تھیوسے
۱۱۴	۵	بزپٹ	پربت
۱۱۵	۷	برپت	پربت
۱۱۶	۱	ماری	کاری
"	۵	موجھایا	مونجھایا
۱۲۹	۳	کا	گا
۱۳۲	۳	نوں	تول
۱۷۱	۶	تیچ	کیچ کو
۱۷۲	۴	و بر	و بہ
۱۷۸	۹	گھڑائی جنڈڑی	گھڑائی
۱۸۰	۴	باہیں	پاہیں
۱۸۶	۲	جلانودیاں	چلانودیاں
۱۹۷	۱	مگر تو	تو مگر
۱۹۹	۴	سمجھابا	سمجھایا
۲۰۴	۳	باون	پاون
۲۲۰	۱	یاد کر	کر یاد

Marfat.com